مِنْهَاجُ السَّلَامَة

فِي

الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَةِ

﴿اِقامتِ دین اور اَمن وسلامتی کی راہ﴾

تحقیق وتخریج:

محمد اَفضل قادری، فیض اللہ بغدادی

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مِنهَاجُ السَّلامَةِ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَةِ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد افضل قادری، فیض اللہ بغدادی
معاونت	:	حسنین عباس
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/90 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مِنْهَاجُ السَّلَامَةِ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِقَامَةِ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد افضل قادری، فیض اللہ بغدادی
معاونت	:	حسنین عباس
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	-/120 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابٌ فِيمَا جَاءَ عَنِ الْإِقَامَةِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن مجید میں اِقامتِ دین کا بیان﴾	٧
٢.	بَابٌ فِي فَضْلِ الدَّعْوَةِ وَالْإِبْلَاغِ ﴿دعوت و تبلیغ کی فضیلت کا بیان﴾	٣٨
٣.	بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ ﴿نیکی کا حکم دینے کا بیان﴾	٤٧
٤.	بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴿برائی سے روکنے کا بیان﴾	٦١
٥.	بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ لِتَجْدِيْدِ وَإِحْيَاءِ الْإِسْلَامِ ﴿اِحیاء و تجدیدِ اسلام کیلئے جدوجہد کرنے کا بیان﴾	٧٤
٦.	بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللهِ عزوجل ﴿دینِ حق کی سربلندی کے لئے جہدِ مسلسل کا بیان﴾	٨٣

الرقم	الأبواب	الصفحة
٧.	بَابٌ فِي إِقَامَةِ الأَمَنِ وَالسَّلَامَةِ ﴿اَمن و سلامتی قائم کرنے کا بیان﴾	٩٩
٨.	بَابٌ فِي قَوْلِهِ ﷺ: ’’لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ‘‘ ﴿فرمانِ رسول ﷺ: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی﴾	١٠٩
٩.	بَابٌ فِي أَنَّ تَزْكِيَةَ النَّفْسِ وَإِصْلَاحَهَا هِيَ الْجِهَادُ الأَكْبَرُ ﴿تزکیہ نفس اور اُس کی اصلاح کا جہادِ اَکبر ہونے کا بیان﴾	١١٥
١٠.	بَابٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ ﴿آخری زمانے میں اُمتِ محمدی کی فضیلت کا بیان﴾	١٢٣
۞	مصادر التخريج	١٣٣

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ عَنِ الإِقَامَةِ فِي الْقُرآنِ

﴿قرآن مجید میں اِقامتِ دین کا بیان﴾

۱. اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

’’کیا تم دوسرے لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم (اللہ کی) کتاب (بھی) پڑھتے ہو، تو کیا تم نہیں سوچتے؟ ○‘‘

۲. كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○‘‘

۳. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مُردہ ہیں،

۱: البقرة، ۲: ۴۴

۲: البقرة، ۲: ۱۵۱

۳: البقرة، ۲: ۱۵۴

(وہ مُردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں o‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَo

’’بیشک جنہوں نے (حق کو چھپا کر) کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہی تھے ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہےo‘‘

٥. اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِۙ اُولٰٓـئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌo

’’بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے لئے وطن چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo‘‘

٦. وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَo

’’اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیںo‘‘

٧. كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ

٤: البقرة، ٢: ١٦١

٥: البقرة، ٢: ٢١٨

٦: آل عمران، ٣: ١٠٤

٧: آل عمران، ٣: ١١٠

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

”تم بہترین اُمت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان کے لئے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں○“

۸. يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ○

”وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں○“

۹. وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○

”اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان رکھتے ہو○“

۱۰. اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ○

۸: آل عمران، ۳: ۱۱۴

۹: آل عمران، ۳: ۱۳۹

۱۰: آل عمران، ۳: ۱۴۲

’’کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ تم (یونہی) جنت میں چلے جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو پرکھا ہی نہیں ہے اور نہ ہی صبر کرنے والوں کو جانچا ہےo‘‘

۱۱. وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَo

’’اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاؤ یا تمہیں موت آ جائے تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس (مال و متاع) سے بہت بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہوo‘‘

۱۲. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَo

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہےo‘‘

۱۳. فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَo

’’وہ (حیاتِ جاودانی کی) ان (نعمتوں) پر فرحاں و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے ان پچھلوں سے بھی جو (تاحال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان اور طاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی

۱۱: آل عمران، ۳: ۱۵۷

۱۲: آل عمران، ۳: ۱۶۹

۱۳: آل عمران، ۳: ۱۷۰

نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔o''

۱۴. لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًاo دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo

''مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو (جہاد سے جی چرا کر) بغیر کسی (عذر) تکلیف کے (گھروں میں) بیٹھ رہنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں (یہ دونوں درجہ وثواب میں) برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر مرتبہ میں فضیلت بخشی ہے اور اللہ نے سب (ایمان والوں) سے وعدہ (تو) بھلائی کا (ہی) فرمایا ہے، اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو (بہر طور) بیٹھ رہنے والوں پر زبردست اجر (و ثواب) کی فضیلت دی ہےo اس کی طرف سے (ان کے لئے بہت) درجات ہیں اور بخشائش اور رحمت ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo''

۱۵. وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ ؕ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo

''اور جو کوئی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے وہ زمین میں (ہجرت کے لئے)

۱۴: النساء، ٤: ٩٥-٩٦

۱۵: النساء، ٤: ١٠٠

بہت سی جگہیں اور (معاش کے لئے) کشائش پائے گا، اور جو شخص بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے پھر اسے (راستے میں ہی) موت آ پکڑے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے o‘‘

١٦. لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا o

’’ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس شخص (کے مشورے) کے جو کسی خیرات کا یا نیک کام کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دیتا ہے، اور جو کوئی یہ کام اللہ کی رضا جوئی کے لئے کرے تو ہم اس کو عنقریب عظیم اجر عطا کریں گے o‘‘

١٧. وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o

’’اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کام) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہے o‘‘

١٨. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o

www.MinhajBooks.com

١٦: النساء، ٤: ١١٤

١٧: المائده، ٥: ٢

١٨: المائدة، ٥: ٣٥

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

۱۹. وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ ط لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللهُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰـکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ط اِلَی اللهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَo

’’اور (اے نبیِّ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف (بھی) سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس (کے اصل احکام و مضامین) پر نگہبان ہے، پس آپ ان کے درمیان ان (احکام) کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے نازل فرمائے ہیں اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اس حق سے دور ہو کر جو آپ کے پاس آچکا ہے۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے الگ شریعت اور کشادہ راہِ عمل بنائی ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو (ایک شریعت پر متفق) ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن وہ تمہیں ان (الگ الگ احکام) میں آزمانا چاہتا ہے جو اس نے تمہیں (تمہارے حسبِ حال) دیئے ہیں، سو تم نیکیوں میں جلدی کرو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے، پھر وہ تمہیں ان (سب باتوں میں حق و باطل) سے آگاہ فرما دے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہتے تھےo‘‘

۲۰. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللهُ

۱۹: المائدة، ۵: ۴۸

۲۰: المائدة، ۵: ۵۴

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے ○“

۲۱. يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ○

”اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے، اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (ربّ) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا ○“

۲۲. لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ

۲۱: المائدہ، ۵: ٦٧

۲۲: المائدة، ۵: ۷۸۔ ۷۹

مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ط لَبِئسَ مَا كَانُوا يَفعَلُونَ○

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا انہیں داؤد اور عیسٰی ابن مریم کی زبان پر (سے) لعنت کی جا چکی (ہے)۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے○ (اور اس لعنت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ) وہ جو برا کام کرتے تھے ایک دوسرے کو اس سے منع نہیں کرتے تھے۔ بے شک وہ کام برے تھے جنہیں وہ انجام دیتے تھے○''

٢٣. وَاَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحذَرُوا ج فَاِن تَوَلَّيتُم فَاعلَمُوا اَنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا البَلٰغُ المُبِينُ○

''اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)○''

٢٤. اُبَلِّغُكُم رِسٰلٰتِ رَبِّي وَاَنصَحُ لَكُم وَاَعلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعلَمُونَ○

''میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور تمہیں نصیحت کر رہا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○''

٢٥. اُبَلِّغُكُم رِسٰلٰتِ رَبِّي وَاَنَا لَكُم نَاصِحٌ اَمِينٌ○

''میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور میں تمہارا امانت دار خیر

٢٣: المائدة، ٥: ٩٢

٢٤: الاعراف، ٧: ٦٢

٢٥: الاعراف، ٧: ٦٨

خواہ ہوں۔‘‘

٢٦. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارِگراں اور طوق (قیود) جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے، ساقط فرماتے (اور انہیں نعمت آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

٢٧. فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ م بَئِيْسٍ م بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

٢٦: الاعراف، ٧: ١٥٧

٢٧: الاعراف، ٧: ١٦٥

’’پھر جب وہ ان (سب) باتوں کو فراموش کر بیٹھے جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی (تو) ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی جو برائی سے منع کرتے تھے (یعنی نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے تھے) اور ہم نے (بقیہ سب) لوگوں کو جو (عملاً یا سکوتاً) ظلم کرتے تھے نہایت برے عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کر رہے تھےo‘‘

۲۸. خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَo

’’(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیںo‘‘

۲۹. وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ o لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ o

’’اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے تم سے (کفارِ مکہ کے) دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ و فتح کا وعدہ فرمایا تھا کہ وہ یقیناً تمہارے لئے ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح (کمزور گروہ) تمہارے ہاتھ آ جائے اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے حق کو حق ثابت فرما دے اور (دشمنوں کے بڑے مسلح لشکر پر مسلمانوں کی فتحیابی کی صورت میں) کافروں کی (قوت اور شان و شوکت کی) جڑ کاٹ دےo تاکہ (معرکہ بدر اس عظیم کامیابی کے ذریعے) حق کو حق ثابت کر دے اور باطل کو باطل کر دے اگرچہ مجرم لوگ (معرکہ حق و باطل کی اس نتیجہ خیزی کو) ناپسند ہی کرتے رہیںo‘‘

۳۰. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

۲۸: الاعراف، ۷: ۱۹۹
۲۹: الأنفال، ۸: ۷۔ ۸
۳۰: الانفال، ۸: ۲۴

يُحۡيِيۡكُمۡ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوۡلُ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ○

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لئے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے○‘‘

۳۱. وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَيۡءٍ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ○

’’اور (اے مسلمانو!) ان کے (مقابلے کے) لئے تم سے جس قدر ہو سکے (ہتھیاروں اور آلاتِ جنگ کی) قوت مہیا کر رکھو اور بندھے ہوئے گھوڑوں کی (کھیپ بھی) اس (دفاعی تیاری) سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈراتے رہو اور ان کے سوا دوسروں کو بھی جن (کی چھپی دشمنی) کو تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے، اور تم جو کچھ (بھی) اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم سے نا انصافی نہ کی جائے گی○‘‘

۳۲. اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوۡا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يُهَاجِرُوۡا مَا لَكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا ۚ وَاِنِ

۳۱: الانفال، ۸: ۶۰

۳۲: الانفال، ۸: ۷۲۔ ۷۵

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ط وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ ط اِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کے لئے) وطن چھوڑ دیئے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے (مگر) انہوں نے (اللہ کے لئے) گھر بار نہ چھوڑے تو تمہیں ان کی دوستی سے کوئی سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین (کے معاملات) میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر (ان کی) مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں (مدد نہ کرنا) کہ تمہارے اور ان کے درمیان (صلح و امن کا) معاہدہ ہو، اور اللہ ان کاموں کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے ○ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، (اے مسلمانو!) اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) ایسا (تعاون اور مدد و نصرت) نہیں کرو گے تو زمین میں (غلبۂ کفر و باطل کا) فتنہ اور بڑا فساد بپا ہو جائے گا ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور انہوں نے راہِ حق میں (قربانی دیتے ہوئے) گھر بار چھوڑ دیئے اور

تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ لوگ (بھی) تم ہی میں سے ہیں، اور رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (صلہ رحمی اور وراثت کے لحاظ سے) ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہےo‘‘

۳۳. وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَo

’’اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم (ان) کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ (اپنی فتنہ پروری سے) باز آ جائیںo‘‘

۳۴. اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَo

’’کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (مصائب و مشکلات سے گزرے بغیر یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ (ابھی) اللہ نے ایسے لوگوں کو متمیّز نہیں فرمایا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور (جنہوں نے) اللہ کے سوا اور اس کے رسول (ﷺ) کے سوا اور اہلِ ایمان کے سوا (کسی کو) محرم راز نہیں بنایا، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہوo‘‘

۳۵. اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللهِ

۳۳: التوبة، ۹: ۱۲

۳۴: التوبة، ۹: ۱۶

۳۵: التوبة، ۹: ۱۹۔۲۲

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

’’کیا تم نے (محض) حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی آبادی و مرمت کا بندوبست کرنے (کے عمل) کو اس شخص کے (اعمال) کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لے آیا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟ یہ لوگ اللہ کے حضور برابر نہیں ہو سکتے، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا ۝ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کی بارگاہ میں درجہ کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں، اور وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں ۝ ان کا رب انہیں اپنی جانب سے رحمت کی اور (اپنی) رضا کی اور (ان) جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہیں ۝ (وہ) ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے ۝

٣٦. قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِيْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

٣٦: التوبة، ٩: ٢٤

’’(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا‘‘

۳۷. لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ۝

’’وہ لوگ جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں آپ سے (اس بات کی) رخصت طلب نہیں کریں گے کہ وہ اپنے مال و جان سے جہاد (نہ) کریں، اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے‘‘

۳۸. اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۝

’’منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے (کی جنس) سے ہیں۔ یہ لوگ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) بند رکھتے ہیں، انہوں نے اللہ کو فراموش کر دیا تو اللہ نے انہیں فراموش کر دیا، بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں‘‘

۳۷: التوبۃ، ۹: ٤٤

۳۸: التوبۃ، ۹: ٦٧

۳۹. وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌo

’’اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo‘‘

۴۰. لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

’’لیکن رسول (ﷺ) اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور انہی لوگوں کے لئے سب بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیںo

۴۱. اِنَّ اللهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo التَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ

۳۹: التوبہ، ۹: ۷۱

۴۰: التوبۃ، ۹: ۸۸

۴۱: التوبۃ، ۹: ۱۱۱۔۱۱۲

السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○

’’بیشک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لئے جنت کے عوض خرید لئے ہیں، (اب) وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، سو وہ (حق کی خاطر) قتل کرتے ہیں اور (خود بھی) قتل کئے جاتے ہیں (اللہ نے) اپنے ذمۂ کرم پر پختہ وعدہ (لیا) ہے، تورات میں (بھی) انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی)، اور کون اپنے وعدہ کو اللہ سے زیادہ پورا کرنے والا ہے، سو (ایمان والو!) تم اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ جس کے عوض تم نے (جان و مال کو) بیچا ہے، اور یہی تو زبردست کامیابی ہے○ (مومنین جنہوں نے اللہ سے اخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع و خضوع سے) رکوع کرنے والے، (قربِ الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنیوالے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے○‘‘

٤٢. وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ○

’’اور نہ یہ کہ وہ (مجاہدین) تھوڑا خرچہ کرتے ہیں اور نہ بڑا اور نہ (ہی) کسی میدان کو (راہِ خدا میں) طے کرتے ہیں مگر ان کے لئے (یہ سب صرف وسفر) لکھ دیا جاتا

٤٢: التوبة، ٩: ١٢١-١٢٢

ہے تاکہ اللہ انہیں (ہر اس عمل کی) بہتر جزا دے جو وہ کیا کرتے تھےo اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقّہ (یعنی خوب فہم وبصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیںo“

۴۳ . وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍo

”اور (ہم نے اہلِ) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام کو بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور میں تم پر ایسے دن کے عذاب کا خوف (محسوس) کرتا ہوں جو (تمہیں) گھیر لینے والا ہےo“

۴۴ . قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُo

”شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! ذرا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی بارگاہ سے عمدہ رزق (بھی) عطا فرمایا

۴۳: هود، ۱۱: ۸۴

۴۴: هود، ۱۱: ۸۸

(تو پھر حق کی تبلیغ کیوں نہ کروں)، اور میں یہ (بھی) نہیں چاہتا کہ تمہارے پیچھے لگ کر (حق کے خلاف) خود وہی کچھ کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں، میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے (تمہاری) اصلاح ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی (کی مدد) سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں o‘‘

٤٥. قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o

’’(اے حبیبِ مکرم!) فرما دیجیے: یہی میری راہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر (قائم) ہوں، میں (بھی) اور وہ شخص بھی جس نے میری اتباع کی، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں o‘‘

٤٦. وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰـهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ط قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ط اِلَيْهِ اَدْعُوْ وَاِلَيْهِ مَاٰبِ o

’’اور جن لوگوں کو ہم کتاب (تورات) دے چکے ہیں (اگر وہ صحیح مومن ہیں تو) وہ اس (قرآن) سے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور ان (ہی کے) فرقوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اس کے کچھ حصہ کا انکار کرتے ہیں، فرما دیجئے کہ بس مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ ٹھہراؤں، اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے o‘‘

٤٥: یوسف، ١٢: ١٠٨

٤٦: الرعد، ١٣: ٣٦

٤٧. ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا لا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo

’’پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آزمائشوں (اور تکلیفوں) میں مبتلا کئے جانے کے بعد ہجرت کی (یعنی اللہ کے لئے اپنے وطن چھوڑ دیئے) پھر جہاد کئے اور (پریشانیوں پر) صبر کئے تو (اے حبیبِ مکرّم!) آپ کا رب اس کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo‘‘

٤٨. اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ o

’’(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو، بیشک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو (بھی) خوب جانتا ہےo‘‘

٤٩. وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًاo

’’اور فرما دیجئے: حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo‘‘

٤٧: النحل، ١٦: ١١٠

٤٨: النحل، ١٦: ١٢٥

٤٩: الاسراء، ١٧: ٨١

٥٠. وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْo اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْo اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰىo فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰىo

’’اور (اب) میں نے تمہیں اپنے (امرِ رسالت اور خصوصی انعام کے) لئے چن لیا ہےo تم اور تمہارا بھائی (ہارون) میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرناo تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک وہ سرکشی میں حد سے گزر چکا ہےo سو تم دونوں اس سے نرم (انداز میں) گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا (میرے غضب سے) ڈرنے لگےo‘‘

٥١. وَجَعَلْنٰـهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَo

’’اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھےo‘‘

٥٢. اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِo

’’(یہ اہلِ حق) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو) وہ

٥٠: طه، ٢٠: ٤١-٤٤

٥١: الانبياء، ٢١: ٧٣

٥٢: الحج، ٢٢: ٤١

نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہےo‘‘

۵۳. لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ٥ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥

’’ہم نے ہر ایک امت کے لئے (احکامِ شریعت یا عبادت وقربانی کی) ایک راہ مقرر کر دی ہے، انہیں اسی پر چلنا ہے، سو یہ لوگ آپ سے ہرگز (اللہ کے) حکم میں جھگڑا نہ کریں، اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بے شک آپ ہی سیدھی (راہِ) ہدایت پر ہیں۔ اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیجئے: اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہوo‘‘

۵۴. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

’’اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کئے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکوo‘‘

۵۵. قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

۵۳: الحج، ۲۲: ۶۷۔۶۸

۵۴: الحج، ۲۲: ۷۷

۵۵: النور، ۲۴: ۵۴

وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○

’’فرما دیجئے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے○‘‘

۵۶. وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

’’اور وہ (کفار) تمہیں ہرگز اللہ کی آیتوں (کی تعمیل و تبلیغ) سے باز نہ رکھیں اس کے بعد کہ وہ تمہاری طرف اتاری جا چکی ہیں اور تم (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلاتے رہو اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا○‘‘

۵۷. وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○

’’جو شخص (راہِ حق میں) جدوجہد کرتا ہے وہ اپنے ہی (نفع کے) لئے تگ و دو کرتا ہے، بیشک اللہ تمام جہانوں (کی طاعتوں، کوششوں اور مجاہدوں) سے بے نیاز ہے○‘‘

۵۸. وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ

۵۶: القصص، ۲۸: ۸۷

۵۷: العنکبوت، ۲۹: ۶

۵۸: العنکبوت، ۲۹: ۶۹

الْمُحْسِنِيْنَ○

’’اور جو لوگ ہمارے حق میں جہاد (اور مجاہدہ) کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی (طرف سَیر اور وصول کی) راہیں دکھا دیتے ہیں، اور بیشک اﷲ صاحبانِ احسان کو اپنی معیّت سے نوازتا ہے○‘‘

۵۹. يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ○

’’(لقمان نے کہا:) اے میرے فرزند! تو نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کر، بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں○‘‘

۶۰. اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللهَ ط وَكَفٰی بِاللهِ حَسِيْبًا○

’’وہ (پہلے) لوگ اﷲ کے پیغامات پہنچاتے تھے اور اس کا خوف رکھتے تھے اور اﷲ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور اﷲ حساب لینے والا کافی ہے○‘‘

۶۱. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا○ وَّدَاعِيًا اِلَی اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا○

’’اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر

۵۹: لقمان، ۳۱: ۱۷

۶۰: الاحزاب، ۳۳: ۳۹

۶۱: الاحزاب، ۳۳: ۴۵-۴۶

بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o‘‘

٦٢. وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِo تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِo

’’اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہوo تم مجھے (یہ) دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراؤں جس کا مجھے کچھ علم بھی نہیں اور میں تمہیں خدائے غالب کی طرف بلاتا ہوں جو بڑا بخشنے والا ہےo‘‘

٦٣. فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ج وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ج وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنْ كِتٰبٍ ج وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط اَللهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ط لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط اَللهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ج وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُo

’’پس آپ اسی (دین) کے لئے دعوت دیتے رہیں اور جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے (اسی پر) قائم رہیے اور اُن کی خواہشات پر کان نہ دھریئے، اور (یہ) فرما دیجئے: جو کتاب بھی اللہ نے اتاری ہے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کروں۔ اللہ ہمارا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے، ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، ہمارے اور تمہارے

٦٢: المؤمن، ٤٠: ٤١-٤٢

٦٣: الشوریٰ، ٤٢: ١٥

درمیان کوئی بحث و تکرار نہیں، اللہ ہم سب کو جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کا) پلٹنا ہے‘‘o

٦٤. وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْo

’’اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ تم میں سے (ثابت قدمی کے ساتھ) جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو (بھی) ظاہر کر دیں اور تمہاری (منافقانہ بزدلی کی مخفی) خبریں (بھی) ظاہر کر دیں‘‘o

٦٥. فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْo

’’(اے مومنو!) پس تم ہمت نہ ہارو اور ان (متحارب کافروں) سے صلح کی درخواست نہ کرو (کہیں تمہاری کمزوری ظاہر نہ ہو)، اور تم ہی غالب رہو گے، اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال (کا ثواب) ہرگز کم نہ کرے گا‘‘o

٦٦. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

٦٤: محمد، ٤٧: ٣١

٦٥: محمد، ٤٧: ٣٥

٦٦: الفتح، ٤٨: ٢٩

يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا٥

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم) ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرّم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو) کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسی طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ اِن کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ ﷺ سے جلنے والے) کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے٥“

٦٧. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ٥ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ٥ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ٥

”اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو٥ اللہ کے

٦٧: الصف، ٦١: ٢-٤

نزدیک بہت سخت ناپسندیدہ بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے o بیشک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں (یوں) صف بستہ ہوکر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں o

۶۸. يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَo هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَo يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍo تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَo

’’یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں o وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب ادیان پر غالب و سربلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں o اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے o (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ پر اور اُس کے رسول (ﷺ) پر (کامل) ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو o وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور نہایت عمدہ

۶۸: الصف، ۶۱: ۸-۱۳

رہائش گاہوں میں (ٹھہرائے گا) جو جناتِ عدن (یعنی ہمیشہ رہنے کی جنتوں) میں ہیں، یہی زبردست کامیابی ہےo‘‘

٦٩. فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

’’پس تم اللہ سے ڈرتے رہو جس قدر تم سے ہو سکے اور (اُس کے احکام) سنو اور اطاعت کرو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا، اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا جائے سو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیںo‘‘

٧٠. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُo

’’اے نبیِّ (مکرّم!) آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور اُن پر سختی فرمائیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہےo‘‘

٧١. قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًاo فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًاo وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًاo

’’نوح نے عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہاo لیکن میری دعوت نے ان کے لئے سوائے بھاگنے کے کچھ زیادہ نہیں کیاo اور میں

٦٩: التغابن، ٦٤: ١٦

٧٠: التحريم، ٦٦: ٩

٧١: نوح، ٧١: ٥-٧

نے جب (بھی) اُنہیں (ایمان کی طرف) بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور (کفر پر) ہٹ دھرمی کی اور شدید تکبّر کیا۝‘‘

۷۲. يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۝

’’اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)۝ اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیں۝ اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیں۝ اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں۝‘‘

۷۳. وَالْعَصْرِ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۝

’’زمانہ کی قسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے)۝ بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے)۝ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہے۝‘‘

۷۲: مدثر، ۷۴: ۱۔۴

۷۳: العصر، ۱۰۳: ۱۔۳

بَابٌ فِي فَضْلِ الدَّعْوَةِ وَالْإِبْلَاغِ

﴿دعوت و تبلیغ کی فضیلت کا بیان﴾

١/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے (ہر بات) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٥، الرقم: ٣٢٧٤، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/٤٠، الرقم: ٢٦٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: العلم، باب: في التشديد في الكذب على رسول الله ﷺ، ٣/٣١٩، الرقم: ٣٦٥١، وعبد الرزاق فى المصنف، ٦: ١٠٩، الرقم: ١٠١٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٩، الرقم: ٦٤٨٦، والدارمي فى السنن، ١/١٤٥، رقم: ٥٤٢، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/١٤٩، رقم: ٦٢٥٦، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٨١، الرقم: ٤٦٢، والحاكم في الستدرك، ١/١٤٩، الرقم: ١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٨، الرقم: ٥٩١٤، والديلمي فى مسند الفردوس، ٢/٩، رقم: ٢٠٨١۔

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤/٢٠٦٠، الرقم: ٢٦٧٤، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥/٤٣، الرقم: ٢٦٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: لزوم السنة، ٤/٢٠١، الرقم: ٤٦٠٩، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/٧٥، الرقم: ٢٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٧، الرقم: ٩١٤٩، والدارمي في السنن، ١/١٤١، الرقم: ٥١٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٣، الرقم: ٦٤٨٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٣١٨، الرقم: ١١٢، وأبو عوانة في المسند، ٣/٤٩٤، الرقم: ٥٨٢٣، الرقم: ٧٢، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٠، الرقم: ١٩٦، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣٢٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٥٢، الرقم: ١١٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٩/١٢٧، الرقم: ٤٧٩٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٨، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٥٢، الرقم: ٦۔

نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لئے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لئے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کا مرتکب ہونے والوں پر ہے اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣/٣. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جریر بن عبد اللہ رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار، ٢/٧٠٤، الرقم: ١٠١٧، وفي كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤/٢٠٥٩، الرقم: ٢٦٧٤، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على الصدقة، ٥/٧٥، الرقم: ٢٥٥٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/٧٤-٧٥، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٦، ٢٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٥٨، والدارمي في السنن، ١/١٤٠، الرقم: ٥١٢، والبزار في المسند، ٧/٣٦٦، الرقم: ٢٩٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٠٠، الرقم: ٣٣١٩۔

فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتدا کی تو اس پر اس کے اپنے عمل کا بھی گناہ ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا بھی گناہ ہے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں نے حضور نبی

٤: أخرجه أبو حنيفة في المسند، ١/٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم: ٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من بلغ علما، ١/٨٥، الرقم: ٢٣٣، والدارمي في السنن، ١/٨٧، الرقم: ٢٣٠، والبزار في المسند، ٥/٣٨٢، الرقم: ٢٠١٤، وأبو يعلى في المسند، ٩:١٩٨، الرقم: ٥٢٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٨، الرقم: ٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢:٧٨، الرقم: ١٣٠٤، والشاشي في المسند، ١/٣١٦، الرقم: ٢٧٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٧٤، الرقم: ١٧٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦١، الرقم: ١٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٢١۔

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں) تک ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں علم پہنچایا جائے (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ اس کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوحنیفہ، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سن کر

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٣، الرقم: ٢٦٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب: العلم، باب: فضل نشر العلم، ٣/٣٢٢، الرقم: ٣٦٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨٣، الرقم: ٢١٦٣٠، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم: ٢٢٩، والبزار في المسند، ٨/٣٤٢، الرقم: ٣٤١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣١، الرقم: ٥٨٤٧، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٧٠، الرقم: ٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٤٣، الرقم: ٤٨٩٠، و ٩/١٧٠، الرقم: ٩٤٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٧٤، الرقم: ١٧٣٦، المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦١، الرقم: ١٥١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٧، الرقم: ٧٢، وفي مجمع الزوائد، ١/١٣٧۔

اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا۔ بہت سے سمجھ بوجھ رکھنے والے اپنے سے زیادہ فہم و بصیرت رکھنے والے شخص کو (حدیث) پہنچاتے ہیں اور بہت سے فقہ کے حامل احباب درحقیقت فقیہ نہیں ہوتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام ابوداؤد کے ہیں۔

٦/٦. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منٰی میں مسجد خیف میں کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات کو

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٨٠، الرقم: ١٦٧٣٨، والترمذي في السنن عن عبد اللّٰه بن مسعود، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من بلغ علما، ١: ٨٥، الرقم: ٢٣١، والشافعي في المسند، ١: ٢٤٠، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم: ٢٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨، الرقم: ٧٤١٣، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٧: ١١٧، الرقم: ٧٠٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٧، الرقم: ١٥٤٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٢، الرقم: ٢٩٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٠٧، الرقم: ١٤٢١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١: ٦١، الرقم: ١٥٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/١٨٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ٢٧٠، الرقم: ٢٦٠٤۔

سن کر اسے یاد رکھا پھر اسے اس تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ پس بہت سے فقیہ درحقیقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اور بہت سے فقیہ (میری بات کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ بصیرت وفہم رکھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷/۷. عَنْ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ. إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا، فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’زید بن ملحہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کے حضور

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، ۱۸/۵، الرقم: ۲٦۳۰، ومسلم في الصحيح عن أبي هريرة، كتاب: الإيمان، باب: بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا وأنه يأرز بين المسجدين، ۱۳۰/۱، الرقم: ۱٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: بدأ الإسلام غريبا، ۱۳۲۰/۲، الرقم: ۳۹۸۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۸۳/۷، الرقم: ۳٤۳٦۷، وأحمد بن حنبل في المسند عن عبد الرحمن، ۷۳/٤، والطبراني في المعجم الأوسط عن سهل بن سعد الساعدي، ۲٥۰/۳، الرقم: ۳۰٦٥، وفي المعجم الكبير، ۱٦/۱۷، الرقم: ۱۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۳۹/۲، الرقم: ۱۰٥٥، الرقم: ۱۷۳، والهيثمي في معجع الزوائد، ۳۱۸/۷۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہیں کی طرف لوٹے گا۔ پس غریبوں کو خوشخبری ہو جو میرے بعد میری اس سنت کی اصلاح کریں گے جسے لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨/٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهُ. يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بعد میں آنے والے لوگوں میں سے عادل لوگ اس علم کے حامل ہوں گے۔ اور وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پسند لوگوں کے جھوٹے دعووں اور

٨: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٤٤، الرقم: ٥٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٠٩، وأحمد بن حنبل في الرد على الزنادقة والجهمية، ١/٦، والديلمي فى مسند الفردوس، ٥/٥٣٧، الرقم:٩٠١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٥٩، الرقم: ٢١٥، والهيثمي فى المجمع الزوائد، ١/١٤٠، والجرجاني في الكامل في ضعفاء الرجال، ٣/٣١، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٨، ١٢٩، الرقم: ١٣٤، ١٣٥، والنووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/٤٥، والسيوطي في تدريب الراوي، ١/٣٠٢۔

جاہلوں کی تاویل کو ختم کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٩/٩. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَدِّثُوا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُوْنَ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ وَقَالَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا قُلْتُ بُنِي لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو قِرصافہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کچھ بھی تم مجھ سے سنتے ہو اسے بیان کیا کرو اور کسی شخص کے لئے بھی مجھ پر جھوٹ باندھنا جائز نہیں ہے۔ پس جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اور میرے کہے کے علاوہ میری طرف کچھ منسوب کیا تو اس کے لئے جہنم میں گھر بنا دیا جائے گا جس میں وہ داخل ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣، الرقم: ٢٥١٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٦١/١١، الرقم: ٢٠٤٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩/٣، الرقم: ١١٣٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤١٦/٢، الرقم: ١٢٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١٢٩/٢، الرقم: ٢٦٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٨/١، والمناوي في فيض القدير، ٣٧٧/٣۔

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

﴿نیکی کا حکم دینے کا بیان﴾

١٠/١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. فَقَالَ: إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ. قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: قول الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستأنسوا وتسلموا على أهلها، ٥/٢٣٠٠، الرقم: ٥٨٧٥، وفي كتاب: المظالم، باب: أفنية الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات، ٢/٨٧٠، الرقم: ٢٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: النهي عن الجلوس في الطرقات وإعطاء الطريق حقه، ٤/١٧٠٤، الرقم: ٢١٢١، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الجلوس بالطرقات، ٤/٢٥٦، الرقم: ٤٨١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم: ١١٤٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٨٩، الرقم: ١٣٢٩١، وفي شعب الإيمان، ٤/٣٦٤، الرقم: ٥٤٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٨٥، الرقم: ١٥٤٩، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٤/٢٦، الرقم: ٤٦٥٣۔

پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر تمہارا راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرنا (راستے کا حق ہے)۔‘‘

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

٢/١١. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا فتنہ (یعنی اس کی آزمائش) اس کے اہل و عیال، اس کے مال اور اس کے پڑوس میں ہے

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم: ٣٣٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: في الفتنة التي تموج كموج البحر، ٤/٢٢١٨، الرقم: ١٤٤، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في النهي عن سب الرياح، ٤/٥٢٤، الرقم: ٢٢٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠٥، الرقم: ٣٩٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٦٥، الرقم: ٢٠٧٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٤٩، الرقم: ٣٧١٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٠١، الرقم: ٢٣٤٦٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٣٠٤، الرقم: ٥٩٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢١٥، الرقم: ١٧٧٤، والطيالسی فی المسند، ١/٥٥، الرقم: ٤٠٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٤٧، الرقم: ٤٣٩٤۔

جس کا کفارہ نماز، خیرات، اچھی بات کہنا اور بری بات سے روکنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ. فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامَى. فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے، الحمد للہ کہتا ہے، لا الہ الا اللہ کہتا ہے، سبحان اللہ کہتا ہے، استغفر اللہ کہتا ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹاتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے روکتا ہے، تو یہ تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد (کے برابر شکر) ہے، اور اس دن وہ اس حال میں

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٨، الرقم: ١٠٠٧، النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٩، الرقم: ١٠٦٧٣، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤٨٣، الرقم: ٨٣٧، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٣، الرقم: ٣٣٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٨٨، وفي شعب الإيمان، ٧/٥١١، الرقم: ١١١٦١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٧٩، الرقم: ٢٣٩٨، و ٣/٣٧٨، الرقم: ٤٥٠٨، وابن حيان في العظمة، ٥/١٦٢٠، ١٦٢١، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ٢/٦٠٢، ٦٠٣، الرقم: ٦٢٦۔

چل رہا ہوگا کہ جہنم سے آزاد ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣/ ٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُوْرِ. يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً. وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ! فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ذر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی الله عنهم نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مال والے تو ثواب لُوٹ کر لے گئے۔ وہ ہماری

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٦٩٧/٢، الرقم: ١٠٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٧/٥، الرقم: ٢١٥١١، والبزار في المسند، ٣٥٣/٩، الرقم: ٣٩١٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٧٥/٩، الرقم: ٤١٦٧، والبخاري فى الأدب المفرد، ١: ٨٩، الرقم: ٥٤٦، وابن رجب الحنبلى فى جامع العلوم والحكم، ٢٣٢/١، والمنذري فى الترغيب و الترهيب، ٢٧٨/٢، الرقم: ٢٣٩٦۔

طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، اور اپنے زائد مال سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کا سبب نہیں بنایا؟ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر بار **الحمد للہ** کہنا صدقہ ہے، ہر بار **لا الہ الا اللہ** کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، تمہارا عملِ تزویج کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم سے کوئی شخص شہوت کی غرض سے عمل تزویج کرے پھر بھی صدقہ ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں! بھلا بتلاؤ اگر کوئی حرام طریقہ سے اپنی شہوت کو پوری کرتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا! اسی طرح سے جب وہ حلال طریقہ سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ملے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/١٤. عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها **زَوْجِ النَّبِيِّ** ﷺ **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في حفظ اللسان، ٤٠٨/٤، الرقم: ٢٤١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: كف اللسان في الفتنة، ١٣١٥/٢، الرقم: ٣٩٧٤، وأبو يعلي في المسند، ٥٦/١٣، الرقم: ٧١٣٢، والحاكم في المستدرك، ٥٥٧/٣، الرقم: ٣٨٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ٤٤٨/١، الرقم: ١٥٥٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٠٢/١، الرقم: ٣٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٩٣/١، الرقم: ٥١٤، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٣٤٥/٣، الرقم: ٤٣٦٧، وابن رجب الحنبلي فى جامع العلوم والحكم، ١١٥/١، والذهبي في الكبائر، ٢١٢/١۔

’’ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کو اپنے کلام سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نقصان ہے سوائے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦/١٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه في رواية طويلة مِنهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اسے اس شے کا حق ہونا معلوم ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/١٦. عَنْ أَبِي ذَرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُکَ فِي وَجْهِ

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء ما أخبر النبي أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٨٢، الرقم: ٤٠٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥، الرقم: ١١٠٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٤٤، الرقم: ٤٩٠٦، وفي المعجم الصغير، ٢/٣٢، الرقم: ٧٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٠١، الرقم: ٤١٦٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٢٢۔

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في صنائع ـــ

أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو راستے بتانا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور بخاری نے ’’**الادب المفرد**‘‘ میں روایت کیا ہے۔

١٧/٨. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،

------ المعروف، ٣٣٩/٤، الرقم: ١٩٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٦/٢، الرقم: ٥٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٣/٨، الرقم: ٨٣٤٢، والبخاري في الأدب المفرد، ٣٠٧/١، الرقم: ٨٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٨٢/٣، الرقم: ٤٠٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٤/٣، وفي موارد الظمآن، ٢٢٠/١، الرقم: ٤٠٧٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٢٣٥/١، والعيني في عمدة القاري، ٢٣/١٣، ٢٧٤٢۔

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في الأمر ـــ

لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ. ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ پھر تم اسے (مدد کے لیے) پکارو گے تو تمہاری پکار کو رد کر دیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۱۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

...... بالمعروف والنهي عن المنكر، ٤/٤٦٨، الرقم: ٢١٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم: ٤٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩١، الرقم: ٢٣٣٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٣، الرقم: ١٩٩٨٦، وفي شعب الإيمان، ٦/٨٤، الرقم: ٧٥٥٨، والديلمي فى مسند الفردوس، ٤/٣٦٧، الرقم: ٧٠٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥٩، الرقم: ٣٤٨٨۔

١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم: ٤٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٩، الرقم: ٢٥٢٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٢٦، الرقم:—

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ (وہ دور آ جائے جب) تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور تمہاری دعا مقبول نہ ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ. ثُمَّ يَدْعُوْ خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم

.... ٢٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٧٧، الرقم: ٦٦٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٣، الرقم: ١٩٩٨٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٦٩، الرقم: ٦٥٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٦٢، الرقم: ٣٤٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٦٦، وفي موارد الظمآن، ١/٤٥٥، الرقم: ١٨٤١، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٨٢، الرقم: ٤١١٦۔

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٩٩، الرقم: ١٣٧٩، وابن أبي شيبه في المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢١، والبزار في المسند، ١/٢٩٢، ٢٩٣، الرقم: ١٨٨، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣١٣، الرقم: ٦٩١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٦٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٧٦٧، الرقم: ٧٦٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥٩، الرقم: ٣٤٨٨، أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٧٩۔

ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے برے لوگوں کو تم پر مسلط کر دے گا۔ پھر تم میں سے جو اچھے لوگ ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا کریں گے لیکن ان کی دعا تمہارے حق میں قبول نہیں ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۱۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَى كُلِّ مِنَ الإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو آپ نے ہمیں بہت سخت بات بتائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی نماز ہے، کمزور کی مدد کرنا بھی نماز ہے، راستے سے کانٹے وغیرہ ہٹانا بھی نماز ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت اُٹھنے والا ہر قدم بھی نماز ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۲/۳۷٦، الرقم: ۱٤۹۷، وابو يعلى في المسند، ٤/۳۲٤، الرقم: ۲٤۳٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۲۹٦، الرقم: ۱۱۷۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۲۹، الرقم: ٤٦۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۰٤، والسيوطي في الدر المنثور، ۲/۸٤، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۸۱۲، الرقم: ۸۰٦، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۲٤۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢١/ ١٢. عَنۡ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيۡسَ مِنۡ نَفۡسِ ابۡنِ آدَمَ إِلَّا عَلَيۡهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوۡمٍ طَلَعَتۡ فِيۡهِ الشَّمۡسُ. قِيۡلَ: يَا رَسُوۡلَ اللهِ، وَمِنۡ أَيۡنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ أَبۡوَابَ الۡخَيۡرِ لَكَثِيۡرَةٌ: التَّسۡبِيۡحُ وَالتَّحۡمِيۡدُ وَالتَّكۡبِيۡرُ وَالتَّهۡلِيۡلُ وَالۡأَمۡرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّهۡيُ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُمِيۡطُ الۡأَذَى عَنِ الطَّرِيۡقِ وَتُسۡمِعُ الۡأَصَمَّ وَتَهۡدِي الۡأَعۡمَى وَتَدُلُّ الۡمُسۡتَدِلَّ عَلَى حَاجَتِهِ وَتَسۡعَى بِشِدَّةِ سَاقَيۡكَ مَعَ اللَّهۡفَانِ الۡمُسۡتَغِيۡثِ وَتَحۡمِلُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيۡكَ مَعَ الضَّعِيۡفِ. فَهَذَا كُلُّهُ صَدَقَةٌ مِنۡكَ عَلَى نَفۡسِكَ. رَوَاهُ ابۡنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے ہر بنی آدم پر صدقہ ضروری ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم صدقہ کے لئے سامان کہاں سے لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے کثیر ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، تمہارا راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا، بہرے کو بات سنوانا، نابینا کو راستہ بتانا، راہنمائی چاہنے والے کو راہنمائی دینا، اپنی ٹانگوں سے چل کر مظلوم فریادی کی مدد کو

٢١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/ ١٧١، الرقم: ٣٣٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٦٩، الرقم: ٢١٥٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٣٢٥، الرقم: ٩٠٢٧، وفي شعب الإيمان، ٦/ ١٠٦، الرقم: ٧٦١٨، و ٧/ ٤١٤، الرقم: ١١١٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ٣٧٧، الرقم: ٤٥٠٣، والهيثمي فى الموارد الظمآن، ١/ ٢١٩، الرقم: ٨٦٢، والهندي في كنز العمال، ٦/ ٦٧٩، الرقم: ١٦٤٢٧، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٣٥، ٢٤١۔

جانا اور اپنی قوتِ بازو سے ضعیف کی امداد کرنا۔ یہ سب تمہاری طرف سے تمہاری جان کے صدقے ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى أَهْلِكَ. فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الإِسْلَامِ يَدَعُهُ. وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الإِسْلَامَ ظَهْرَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور اپنے اہلِ خانہ کو (گھر میں داخل ہوتے وقت) سلام کرو۔ جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا۔ اور جس نے ان چیزوں کو (مکمل طور پر) ترک کر دیا اس نے اسلام سے اپنی پشت ہی پھیر لی۔''

٢٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٧٠، الرقم: ٥٣، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٤١، الرقم: ٤٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٤٧، الرقم: ٨٨٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٦٣، الرقم: ٣٥٠٣، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١/٢٠، الرقم: ٤٢، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٥، والمروزي في تعظيم قدرة الصلاة، ١/٤١١، الرقم: ٤٠٥۔

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/ ١٤. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: الإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: اَلصَّلَاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَالْحَجُّ سَهْمٌ وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ. وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّيَالِسِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اسلام کے آٹھ حصے ہیں: ایک حصہ نماز ہے، ایک زکوٰۃ ہے، ایک حصہ جہاد ہے، ایک حصہ حج بیت اللہ ہے، ایک حصہ ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہے، ایک حصہ امر بالمعروف ہے، ایک حصہ نہی عن المنکر ہے۔ وہ ناکام ہوگیا جس کے لئے (ان حصوں میں سے) کوئی حصہ بھی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طیالسی، ابویعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/ ١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا

٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤/ ٢٣٠، الرقم: ١٩٥٦١، والبزار في المسند، ٧/ ٣٣٠، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤٠٠، الرقم: ٥٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٣٤٤، والطيالسي في المسند، ١/ ٥٥، الرقم: ٤١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٩٤، الرقم: ٧٥٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١١٥، الرقم: ٣٩٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٣٠٠، الرقم: ١١٠٠، والخلال في السنة، ٣/ ٦٠٥، ٦٠٦، الرقم: ١٠٧٨، والقرطبي في الاستذكار، ٢/ ٣٧٢، الرقم: ٢٩٢٧، والهيثمي في مجع الزوائد، ١/ ٣٨، والعيني في عمدة القاري، ١/ ١٢٥۔

٢٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٦٥، الرقم: ٦٦٢٨، وفي المعجم الصغير، ٢/ ١٧٥، الرقم: ٩٨١، والبيهقي في شعب الإيمان،——

نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتَّى نَعْمَلَ بِهِ وَلاَ نَنْهَي عَنِ الْمُنكَرِ حَتَّى نَجْتَنِبَهُ كُلَّهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهِ كُلِّهِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِنْ لَم تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس وقت تک نیکی کا حکم نہیں دیں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس پر عمل نہیں کر لیتے اور نہ اس وقت تک برائی سے منع کریں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس سے اجتناب نہیں کر لیتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ نیکی کا حکم دو اگرچہ تم مکمل طور پر اس پر عمل نہ بھی کرسکو اور برائی سے منع کرو اگرچہ مکمل طور پر اس سے اجتناب نہ بھی کرسکو (یعنی اگر ممکنہ حد تک عمل کرتے ہو تب بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

------- ٦/٨٩، الرقم: ٧٥٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٧٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٠٢، الرقم، ١٤٩٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٥٢٢، والشافعی فی تاريخ دمشق، ٣٦/٤٣٢، الرقم: ٤١٨٤۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنكَرِ

﴿برائی سے روکنے کا بیان﴾

٢٥/١. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ. فَيُطِيْفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَي فُلَانُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (بروزِ قیامت) ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکّی چلانے والا گدھا گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہوجائیں گے اور پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو وہی نہیں ہے جو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا: میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا لیکن خود اس پر (بالکل) عمل نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے منع کرتا تھا

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: الفتنة التي تموج كموج البحر، ٦/٢٦٠٠، الرقم: ٦٦٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله، ٤/٢٢٩٠، الرقم: ٢٩٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٩، الرقم: ٢١٨٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٤، والعيني في عمدة القاري، ٢٤/٢٠٣، الرقم: ٧٠٩٧۔

لیکن خود اس سے باز نہیں رہتا تھا۔‘‘

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

٢٦/٢. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا. فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ. فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ. فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَا لَکَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوْا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں (سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا ہوتا تھا تو اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشهادات، باب: القرعة في المشكلات، ٢/٩٥٤، الرقم: ٢٥٤٠، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في تغيير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب، ٤/ ٤٧٠، الرقم: ٢١٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٧٠، والبزار في المسند، ٨/٢٣٨، الرقم: ٣٢٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩١، والحميدي في المسند، ٢/٤٠٩، الرقم٩١٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤: ١٤٦، الرقم: ٦٤٥٠۔

تھی۔ (چنانچہ اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو ان کے آنے جانے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اس کے پاس آئے اور کہا: تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے کہا: تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر میرا گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے بچا لیا تو خود بھی بچ گئے، اگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو اسے ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر ڈالا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، ١/٦٩، الرقم: ٤٩، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في تفسير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب، ٤/٤٦٩، الرقم: ٢١٧٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: الأمر والنهي، ٤/١٢٣، الرقم: ٤٣٤٠، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: تفاضل أهل الإيمان، ٨/١١١، الرقم: ٥٠٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة العيدين، ١/٤٠٦، الرقم: ١٢٧٥، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/٢٨٥، الرقم: ٥٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠، الرقم: ١١١٦٦، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٤٠، الرقم: ٣٠٦، والبيهقي فى السنن الكبرى، ١٠/١٩٠، الرقم: ١٩٩٦٦۔

”حضرت ابو سعید خدری ﷛ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو (کم از کم اس برائی کو) اپنے دل میں برا جانے۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ. يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ. ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ. فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، ١/٦٩، الرقم: ٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٨، الرقم: ٤٣٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٧١، الرقم: ٦١٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٣، الرقم: ٩٧٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٠، الرقم: ١٩٩٦٥، وفى شعب الإيمان، ٦/٨٦، الرقم: ٧٥٦٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٦، والترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١/١١٨، وابن مندة في الإيمان، ١/٣٤٥، الرقم: ١٨٣، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/٤٠٣، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٣/١٥٩، الرقم: ٣٤٨٥، والشافعي في تاريخ الدمشق، ٣٥/٤٣٠، الرقم: ٣٩٦٣۔

وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس اُمت میں جو بھی نبی بھیجا اس نبی کے لئے اس کی اُمت میں سے کچھ مددگار اور اصحاب ہوتے تھے جو اپنے نبی کے طریقہ پر کاربند ہوتے اور اس کے امر کی اقتدا کرتے۔ پھر ان صحابہ کے بعد کچھ نالائق لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے فعل کے خلاف قول اور قول کے خلاف فعل کیا۔ لہٰذا جس شخص نے اپنے ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے، جس نے اپنی زبان سے اُن کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے اپنے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعد رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٥. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخَلِيْطَهُ.

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٢، الرقم: ٣٠٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: الأمر والنهي، ٤/١٢١، الرقم: ٤٣٣٦، وابن ماجه في السن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم: ٤٠٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٦، الرقم: ١٠٢٦٨، وفي المعجم الأوسط، ١/١٦٦، الرقم: ٥١٩، والبيهقي فى السنن الكبرى، ١٠/٩٣، الرقم: ١٩٩٨٣، وفي شعب الإيمان، ٦/٧٩-٨٠، الرقم: ٧٥٤٤.

فَضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيٓ إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ [المائدة، ٥:٧٨]. فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ [المائدة، ٥:٨١]. قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل میں خرابی واقع ہوئی اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے۔ جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے نہ روکتے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کر دیا اور قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا ﴿بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گزر گئے تھے۔﴾ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت آخر تک پڑھی: ﴿اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور نبی پر اور اس چیز پر جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں﴾۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: تم بھی عذابِ الٰہی سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا. فَجَالَسُوْهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ ﴿عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥:٧٨]. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى تَأْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کردیا اور حضرت داود علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ نافرمان ہوگئے تھے اور حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) حضور نبی اکرم ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے مگر آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اس ذات

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٢، الرقم: ٣٠٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم: ٤٠٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩١، الرقم: ٣٧١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٦، الرقم: ١٠٢٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٧، الرقم: ٥٣١١، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٣/١٦١، الرقم: ٣٤٩٢، والدارقطني في العلل، ٥/٢٨٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم ان کو گمراہی سے اچھی طرح پھیر نہ دو (تم سبک دوش نہیں ہو سکتے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٣١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرًا لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ اللهُ عزوجل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُوْلَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةُ النَّاسِ. فَيَقُوْلُ: فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے نفس کو حقیر نہ جانے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی کیسے اپنے نفس کو حقیر جان سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کہ تم میں سے کوئی شخص کوئی معاملہ دیکھے اور اسے اس بات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی معلوم ہو پھر بھی بیان نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائے گا: تجھے فلاں معاملہ میں (حق بات) کہنے سے کس نے منع کیا تھا؟ وہ جواب دے گا: لوگوں کے خوف نے۔

٣١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ١٣٢٨/٢، الرقم: ٤٠٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٧/٣، الرقم: ١١٤٥٨، وعبد بن حميد في المسند، ٣٠٠/١، الرقم: ٩٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٩٠/٦، الرقم: ٧٥٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٦٠/٣، الرقم: ٣٤٨٩، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٣٨٤/٤، والكناني في مصباح الزجاجة، ١٨٢/٤، الرقم: ١٤١٧، وابن رجب الحنبلى فى جامع العلوم والحكم، ٣٢٢/١۔

اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں (ان سب سے بڑھ کر) مجھ سے ڈرنا چاہیے تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٢. عَنْ جَرِيرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلاَ يُغَيِّرُوْا إِلاَّ أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّمُوْتُوا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ایسی قوم میں رہتا ہو جس میں برے کام کئے جاتے ہوں اور لوگ ان کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے قبل عذاب میں مبتلا کر دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: الأمر والنهي، ١٢٢/٤، الرقم: ٤٣٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ١٣٢٩/٢، الرقم: ٤٠٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٤/٤، وابن حبان في الصحيح، ٥٣٦/١، الرقم: ٣٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٣٢/٢، الرقم: ٢٣٨٢، وسعيد بن منصور في السنن، ١٦٥٠/٤، الرقم: ٨٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٦١/٣، الرقم: ٣٤٩٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ٤٥٥/١، الرقم: ١٨٣٩، الرقم: ١٨٦٨، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٣٢١/١۔

٩/٣٣. عَنْ هُشَيْمٍ رضي الله عنه: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ھُشَیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی قوم ایسی ہو کہ اس میں برے کاموں کا اِرتکاب کیا جائے پھر وہ اِن برے کاموں کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود بھی نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ. وَلَكِنْ إِذَا عُمِلَ

٣٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: الأمر والنهي، ٤/١٢٢، الرقم: ٤٣٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٩، الرقم: ٤٠٠٩، وأحمد في المسند، ٤/٣٦٤، الرقم: ١٩٢٥٠، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣٦، ٥٣٧، الرقم: ٣٠٠، ٣٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٣٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩١، وفي شعب الإيمان، ٦/٨٢، الرقم: ٧٥٥٠، وسعيد بن منصور في السنن، ٤/١٦٥٠، الرقم: ٨٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٦١، الرقم: ٣٤٩٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٢١۔

٣٤: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٩٩١، الرقم: ١٧٩٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٧٦، الرقم: ١٣٥١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٩، الرقم: ٧٦٠٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣١١، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/٢٩٤، والنمري في —

الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ معروف تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کے سبب عامۃ الناس کو عذاب نہیں دیتا۔ لیکن جب برائی سرعام کی جانے لگے تو سب لوگ (خاص و عام) بلا امتیاز عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مالک، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/١١. عَنْ عَدِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ عزوجل لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ عوام کو خاص لوگوں کے برے اعمال کے سبب سے عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ (عوام) اپنے درمیان برائی کو کھلے عام پائیں اور وہ اس کو

.... الاستذكار، ٥/٩٥، والشيباني فى الآحاد والمثانى، ٣٨٧/٤، والداني فى السنن الواردة، ٦٩٣/٣، الرقم: ٣٢٨۔

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٩٢/٤، ومالك في الموطأ، كتاب: الكلام، باب: ما جاء في عذاب العامة بعمل الخاصه، ٩٩١/٢، الرقم: ١٧٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٩/١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١٨٠/١، الرقم: ٦٧١، وابن مبارك فى الزهد، ٤٧٦/١، الرقم: ١٣٥٢، حميدي في المسند، ١٣١/١، الرقم: ٢٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٩٩/٦، الرقم: ٧٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٧/٧، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٣٢٢/١، والمروزى فى الفتن، ٦٢٣/٢، الرقم: ١٧٤٢، والعسقلانى فى فتح البارى، ٤/١٣۔

روکنے پر قادر ہونے کے باوجود نہ روکیں۔ پس جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ سب خاص و عام لوگوں کو (بلا امتیاز) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۳۶. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَى جِبْرِيْلَ عليه السلام أَنْ أَقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ. قَالَ: فَقَالَ: أَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے باشندگان سمیت پلٹ دو (تباہ و برباد کر کے رکھ دو)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! ان میں تیرا وہ بندہ بھی ہے جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب تعالیٰ نے فرمایا: اس شہر کو ان (سب) پر پلٹ دے کیونکہ اس شخص کا چہرہ کبھی ایک گھڑی بھی میری خاطر (برائی کو دیکھ کر) متغیر نہیں ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۷. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ

۳۶: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۶/۹۷، الرقم: ۷۵۹۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۳۳۶، الرقم: ۷۶۶۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۱۴۵، الرقم: ۵۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۲۷۰۔

۳۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۶۲، و ۵/۳۷۵، الرقم: ۲۳۲۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۲۶۱، ۲۷۱، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱/۶۸۔

النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ فَيُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبدالرحمٰن حضرمی بیان کرتے ہیں: مجھے اس نے خبر دی جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت میں ایک قوم ایسی ہے جس کو پہلے لوگوں کے اجور (ثواب) کی طرح کا اجر دیا جائے گا۔ وہ برائی سے منع کرنے والے ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ لِتَجْدِيْدِ وَإِحْيَاءِ الإِسْلَامِ

﴿اِحیاء و تجدید اسلام کے لئے جدوجہد کرنے کا بیان﴾

١/٣٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه اس (علم و معرفت) میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے جانا روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کیلئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

اس حدیث کو امام ابو داؤد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: ما يذكر في قدر قرن المائة، ٤/١٠٩، الرقم: ٤٢٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢٣، الرقم: ٦٥٢٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٧، ٥٦٨، الرقم: ٨٥٩٢، ٨٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٨، الرقم: ٥٣٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٦١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٣٣٨، ٣٤١، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/٢٧، والعسقلاني في فتح الباری، ١٣/٢٩٥، الرقم: ٦٨٨٢، والمقرئ في السنن الوردة في الفتن، ٣/٧٤٢، الرقم: ٣٦٤۔

۲/۳۹. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: اعْلَمْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اعْلَمْ، يَا بِلَالُ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمرو بن عوف ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بلال بن الحارث سے فرمایا: جان لے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جان لے۔ اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو مٹ چکی تھی تو اس کو اس پر عمل کرنے والے کی مثل اجر ملے گا، جبکہ ان (عاملین) کے اجور میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس کسی نے بدعت ضلالہ (یعنی گمراہی کی طرف لے جانے والی نئی چیز) نکالی جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا حاصل نہیں ہوتی تو

۳۹: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: العلم، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ۵/۴۵، الرقم: ۲۶۷۷، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من أحيا سنة قد أميتت، ۱/۷۶، الرقم: ۲۰۹، والبزار في المسند، ۸/۳۱۴۔۳۱۵، الرقم: ۳۳۸۵، والطبراني في المعجم الکبير، ۲/۳۴۴، الرقم: ۲۴۴۲، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۲۰، الرقم: ۲۸۹، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/۴۹، الرقم: ۹۷، والمقدسی فی فضائل الأعمال، ۱/۱۳۳، الرقم: ۵۸۴۔

اس کو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں کو ہو گا، جبکہ ان لوگوں کے (گناہوں کے) بوجھ میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤٠/٣. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَ هُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوران حصول علم اگر کسی کو موت آجائے اور وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤١/٤. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى

٤٠: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١١٢، الرقم: ٣٥٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧٤، الرقم: ٩٤٥٤، والديلمي فى مسند الفردوس، ٣/٥٥٩، الرقم: ٥٧٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٣ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٦١۔

٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠،—

الرِّيَاءِ شِرْکٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى الأَتْقِيَاءُ الأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُوْلَئِکَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سے محبوب ترین متقی اور چھپے رہنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں۔ وہی لوگ ہدایت کے اِمام اور علم کے چراغ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥/٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری

------ وفي المعجم الكبير، ٣٦/٢٠، الرقم: ٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٥/١، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٥٢/٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٢٨/٥، الرقم: ٦٨١٢، وفي الزهد الكبير، ١١٢/٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥٤٨/٥، الرقم: ٩٠٤٩۔

٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٥/٥، الرقم: ٥٤١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٩٢/٩، والبيهقي في الزهد الكبير، ١١٨/٢، الرقم: ٢٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٨/٤، الرقم: ٦٦٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/١، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١٣/١۔

امت کے فساد کے وقت میری سنت پر پختگی سے عمل پیرا ہونے والے کے لئے شہید کا ثواب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (دعا کرتے ہوئے) سنا: اے اللہ! ہمارے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور انہیں لوگوں کو سکھلائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٤. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٧٧، الرقم: ٥٨٤٦، والديلمي عن علي ابن أبي طالب في مسند الفردوس، ١/٤٧٩، الرقم: ١٩٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم: ١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، والطبري في رياض النضرة، ١/٢٦١، الرقم: ١٠٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٤٩، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ١/٣٤٨۔

٤٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، ٥/١٨، الرقم: ٢٦٣٠، و القضاعي في مسند—

اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ. فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ.

’’حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا۔ سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، قضاعی اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام قضاعی کے ہیں۔

٤٥ / ٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

------- الشهاب، ٢/١٣٨، الرقم: ١٠٥٢ـ١٠٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٣، الرقم: ٣٤٣٦٧، والطبراني فی معجم الكبير، ١٧/١٦، الرقم: ١١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٢/١٠، والبيهقي في الزهد الكبير، ٢/١١٧، الرقم: ٢٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٨، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٦٧ـ

٤٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: الوفاء بالبيعة، ٢/٩٥٨، الرقم: ٢٨٧١، و ابن راهويه في المسند، ١/٢٥٧، ٢٥٦، الرقم: ٢٢٣، ٢٢٢، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٥، الرقم: ٦٢١١، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٣٠٢ـ

قَالُوا: فَمَا يَكُونُ، يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَكُونُ خُلَفَاءٌ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ. فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ رَاهَوَيْهِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کون ہوگا یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ جو سیدھے راستہ پر ہو اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن راھویہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن راہویہ کے ہیں۔

٩/٤٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما، جب میری امت فساد میں

٤٦: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١١٨/٢، الرقم: ٢٠٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٠٠/٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٨/٤، الرقم: ٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤١/١، الرقم: ٦٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٦٤/٢٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢٧٠/٢.

مبتلا ہو چکی ہوگی، تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/ ١٠. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو ابن عساکر، ابن عبد البر اور امام ہندی نے روایت کیا ہے۔

٤٨/ ١١. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

٤٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦١/٥١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، والهندي في كنز العمال، ١٠/٢٢٩، الرقم: ٢٩٢٠٩، والزيلعي في نصب الراية، ١/٣٤٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٢٧٠، الرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/١٦٣۔

٤٨: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، والدارمي في السنن، ١/١١٢، الرقم: ٣٥٤، والديلمي عن عبد الله ابن عباس في مسند الفردوس، ٣/٥٥٩، الرقم: ٥٧٥٥، والشافعي في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/٥١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٧٨، الرقم: ١٠٥٦۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان سوائے ایک درجے کے کوئی فرق نہیں ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۴۹. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْفَرْيَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكَذِبَ.

رَوَاهُ الْمِزِّيُّ فِي التَّهْذِيبِ وَالْخَطِيبُ فِي التَّارِيخِ وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي التَّهْذِيبِ.

’’حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز پر لوگوں کے لئے ایک ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو مزی نے تہذیب میں اور خطیب نے تاریخ میں اور عسقلانی نے تہذیب میں روایت کیا ہے۔

۴۹: أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ۳٦٥/۲٤، والخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ٦۲/۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲٥/۹، والذهبي فى سير أعلام النبلاء، ٤٦/۱۰، وحاجي خليفه في عون المعبود، ۲٦۱/۱۱، أبو بكر البغدادي في التقييد، ٤۳/۱، والسيوطي في طبقات الحفاظ، ۱٥۸/۱۔

بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللهِ عزوجل

﴿دینِ حق کی سربلندی کے لئے جہدِ مسلسل کا بیان﴾

۱/۵۰. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ. قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا. فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عزوجل.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے کیا مراد ہے؟ ہم میں سے کوئی (اپنے) انتقام کی خاطر قتال کرتا ہے اور (کوئی اپنے خاندان وقبیلہ کی)

۵۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: من سأل وهو قائم عالما جالسًا، ۱/۵۸، الرقم: ۱۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ۳/۱۵۱۳، الرقم: ۱۹۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ۴/۱۷۹، الرقم: ۱۶۴۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: النية في القتال، ۲/۹۳۱، الرقم: ۲۷۸۳، وأحمد فى المسند، ۴/۴۱۷، الرقم: ۱۹۷۵۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۳۴، الرقم: ۷۲۵۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۶۸، وأبو عوانة فى المسند، ۴/۴۸۶، الرقم: ۷۴۳۲، والرويانى فى المسند، ۱/۳۴۸، الرقم: ۵۳۱۔

غیرت وحمیت کی خاطر قتال کرتا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنا سر انور اس کی طرف اٹھایا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر انور اس کی طرف اس لئے اوپر کیا تھا کیونکہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی خاطر لڑتا ہے وہی شخص اللہ ﷻ کی راہ میں (لڑنے والا) ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

٢/٥١. عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا: ایک شخص (اپنے خاندان وقبیلہ کی) غیرت وحمیت کی خاطر لڑتا ہے، اور (ایک شخص) شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کی خاطر لڑتا ہے،

٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب قوله تعالى: ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين، ٢٧١٤/٦، الرقم: ٧٠٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ١٥١٣/٣، الرقم: ١٩٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ١٧٩/٤، الرقم: ١٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: النية في القتال، ٩٣١/٢، الرقم: ٢٧٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٧/٤، الرقم: ١٩٥٦١، والبزار فى المسند، ٣٠/٨، الرقم: ٣٠١٠، وأبو يعلى في المسند، ٢٣٤/١٣، الرقم: ٧٢٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٤٩٣/١٠، الرقم: ٤٦٣٦، والرويانى فى المسند، ٣٤٩/١، الرقم: ٥٣٢۔

اور (ایک شخص) ریاکاری کے لیے لڑتا ہے۔ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو سر بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

۳/۵۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ. مَنْ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: ایک شخص (صرف) مالِ غنیمت کے لیے قتال کرتا ہے، اور (دوسرا) شخص مشہور و معروف ہونے کے لئے لڑتا ہے، اور (تیسرا) شخص (بہادری و ناموری میں) اپنا مقام و مرتبہ (لوگوں کو) دکھانے کی خاطر لڑتا ہے۔ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کلمۂ حق کو بلند کرنے کی خاطر لڑتا ہے (صرف) وہی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے۔‘‘

۵۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: من قاتل للمغنم، هل ينقص من أجره؟، ۳/۱۱۳۷، الرقم: ۲۹۵۸، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ۳/۱٤، الرقم: ۲۵۱۷، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ٦/۲۳، الرقم: ۳۱۳٦، وسعيد بن منصور في السنن، ۲/۲۵۰، الرقم: ۲۵٤۳، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤۸٦، الرقم: ۷٤۲۹، والعيني فى عمدة القاري، ۱۵/٤۵، الرقم: ۲٦۱۳۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤/٥٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ. قَالَ: ائْتِ فُلاَنًا، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ. فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ. قَالَ: يَا فُلاَنَةُ، أَعْطِيْهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا. فَوَاللهِ، لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ لَكِ فِيهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے اور میرے پاس جہاد کا سامان نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ اس نے جہاد کا سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہوگیا ہے۔ وہ آدمی اس کے پاس گیا اور کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے: تم مجھ کو وہ سامان دے دو جو تم نے تیار کیا ہوا ہے۔ انہوں نے (غالبًا اپنی زوجہ سے مخاطب ہوکر) کہا: اے فلاں، اس کو ہر وہ چیز دے دو جو میں نے تیار

٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، ٣/١٥٠٦، الرقم: ١٨٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فيما يستحب من إنفاذ الزاد في الغزو إذا قفل، ٣/٩٠، الرقم: ٢٧٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم: ١٣١٨٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٩، الرقم: ٣٢٩٣، وابن حبان في الصحيح، ١١/٣٢، الرقم: ٤٧٣٠، وعبد بن حميد في السنن، ١/٣٩٥، الرقم: ١٣٣٠، وابن أبي عاصم في الجهاد، ١/٣٢٤، الرقم: ١٠٩، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کی ہے اور اس میں سے کچھ مت روکو۔ بخدا! اگر تم نے اس میں سے کوئی چیز بھی اپنے پاس رکھی تو اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥/٥٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کے ساتھ اپنے مال، اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٥. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْجِهَادُ عَمُوْدُ الإِسْلَامِ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٥٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦/٧، الرقم: ٣٠٩٦، وفي السنن الكبرى، ٣/٦، الرقم: ٤٣٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: كراهية ترك الغزو، ٢/١٣، الرقم: ٢٥٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، ٢٥١، الرقم: ١٢٢٦٨، ١٣٦٦٣، والدارمي في السنن، ٢/٢٨٠، الرقم: ٢٤٣١، وابن حبان في الصحيح، ١١/٦، الرقم: ٤٧٠٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٩١، الرقم: ٢٤٢٧، المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢٧٢، ٢٧٣، الرقم: ١٩٠٧-

٥٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء في حرمة الصلاة، ٥/١١، الرقم: ٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم: ٣٩٧٣، وأحمد بن حنبل في ـــ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاد اسلام کا ستون ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی بھی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

۵۶/۷. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ أَنَّ شَيْخًا أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ فَإِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُجَاهِدُ لِيَغْنَمَ، وَيُجَاهِدُ لِكَذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک بوڑھا شخص عصا پر ٹیک لگائے

...... المسند، ٥/٢٣٤، الرقم: ٢٢١٠٠، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٥٨، الرقم: ١٤٩٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٢٣، الرقم: ٢٦٤١۔

٥٦: أخرجه ابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ٢/٥٩٠، الرقم: ٢٤٣، والبخاري في الصحيح، أبواب: الخمس، باب: من قاتل للمغنم هل ينقص من أجره، ٣/١١٣٧، الرقم: ٢٩٥٨، والمسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ٣/١٥١٢، الرقم: ١٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ٦/٢٣، الرقم: ٣١٣٦، وفي السنن الكبرى، ٣/١٦، الرقم: ٤٣٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٠١، والطيالسي في المسند، ١/٦٦، الرقم: ٤٨٧، والروياني في المسند، ١/٣٤٦، الرقم: ٥٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٩٣، الرقم: ٢٠٦٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے؟ ایک شخص اس لیے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) قتال کرتا ہے کہ وہ معروف ہو، اور (کوئی) مالِ غنیمت کے لیے جہاد کرتا ہے اور کوئی فلاں چیز کے لئے جہاد کرتا ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں اس لیے جہاد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ (یعنی دین) سر بلند ہو پس وہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۸/۵۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا شخص سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں

۵۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ۳/۱۰۲۶، الرقم: ۲۶۳۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: فضل الجهاد والرباط، ۳/۱۵۰۳، الرقم: ۱۸۸۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۳۶۸، الرقم: ۲۰۷۶۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۷، الرقم: ۱۱۳٤۰، والنسائي فى السنن الكبرى، ۳/۸، الرقم: ٤۳۱۳، وابن حبان فى الصحيح، ۱۰/٤۵۹، الرقم: ٤۵۹۹، والبيهقي فى السنن الكبرى، ۹/۱۵۹، الرقم: ۱۸۲۷۷، وابن حميد في المسند، ۱/۳۰۱، الرقم: ۹۷۵، وأبو عوانة فى المسند، ٤/٤۷۱، الرقم: ۷۳۷٤۔

اپنے جان و مال کے ذریعے جہاد کرنے والا مومن۔ صحابہ کرام ﷺ نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر خشیتِ الٰہی اختیار کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے انہیں چھوڑ دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

۹/۵۸. عَنْ أَبِي عَبْسٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية قَالَ: فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وفي رواية قَالَ: فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية قَالَ: حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیا۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: المشي إلى الجمعة، ۱/۳۰۸، الرقم: ۸۶۵، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل من اغبرت قدماه في سبيل الله، ۴/۱۷۰، الرقم: ۱۶۳۲، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ثواب من اغبرت قدماه في سبيل الله، ۶/۱۴، الرقم: ۳۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۷۹، الرقم: ۱۵۹۷۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۴۶۵، الرقم: ۴۶۰۵، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/۳۱۰، الرقم: ۱۴۰۲، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۴/۳۱، الرقم: ۱۹۷۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۷۸، الرقم: ۱۰۲۹۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ دونوں قدم آگ پر حرام ہیں۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ دوزخ پر حرام ہے۔''

اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان (دو قدموں) کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥٩/١٠. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَکَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ، کُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو) الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص مہار کے ساتھ اونٹنی پکڑے (حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں) آیا اور اس نے کہا: یہ

٥٩: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: فضل الصدقة في سبيل الله وتضعيفها، ٣/١٥٠٥، الرقم: ١٨٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢٢٨، الرقم: ١٩٥٤٢، والدارمي في السنن، ٢/٢٦٨، الرقم: ٢٤٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٥٠٦، الرقم: ٤٦٤٩، والطبراني في المعجم الکبير، ١٧/٢٢٩، الرقم: ٦٣٥، والحاکم في المستدرك، ٢/٩٩، الرقم: ٢٤٤٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٧٧، الرقم: ٧٣٩٧، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٨/١١٦، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٩٧، الرقم: ٤٢٦، وابن رجب الحنبلی في جامع العلوم والحکم، ١/٣٥٠۔

اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تیرے لئے اس کے بدلے سات سو اُونٹنیاں ہوں گی جن میں سے ہر ایک کو نکیل پڑی ہوگی۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۱۱. عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکس رہتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے۔ نیز وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

٦٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل من مات مرابطًا، ٤/١٦٥، الرقم: ١٦٢١، والبزار في المسند، ٢/١٥٦، الرقم:٣٧٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٨٤، الرقم: ٤٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٦، الرقم: ٦٤١، والحاكم فى المستدرك، ٢/١٥٦، الرقم: ٢٦٣٧، وأبو عوانة فى المسند، ٤/٤٩٦، الرقم: ٧٤٦٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٤، ١٥٥، الرقم: ١٨٩٨، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٣٩١، الرقم: ١٦٢٤، ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١٢/٤١١، الرقم: ٦٦١٥، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٣/٦١۔

’’(بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲/۶۱. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ، كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت خُرَيْم بن فَاتِك رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا اسے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۲. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ. فَإِنْ

۶۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله، ۱۶۷/۴، الرقم: ۱۶۲۵، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل النفقة في سبيل الله تعالى، ۴۹/۶، الرقم: ۳۱۸۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۵/۴، الرقم: ۱۹۰۵۷، ۱۹۰۵۸، وابن حبان في الصحيح، ۵۰۴/۱۰، الرقم: ۴۶۴۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۷/۴، الرقم: ۴۱۵۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۶۱/۲، الرقم: ۱۹۳۱، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۲۸۷/۲، الرقم: ۱۰۴۷۔

۶۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الرباط، ۳۹/۶، الرقم: ۳۱۶۸، وفي السنن الكبرى، ۲۶/۳، الرقم: ۴۳۷۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: فضل الرباط في سبيل الله عزوجل، ۱۵۲۰/۳، الرقم: ۱۹۱۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۸۲/۵، الرقم:—

مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات چوکس رہتا ہے، وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک ماہ روزے رکھے اور قیام کیا۔ اگر کوئی شخص اس دوران فوت ہو جائے تو اس کے نامۂ اعمال میں ان اعمال کا اندراج جاری رہتا ہے جنہیں وہ سرانجام دیا کرتا تھا اور وہ (منکر و نکیر) کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے رزق کا حکم صادر کر دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

٦٣/ ١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا.

.... ٩٦١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٤٠، الرقم: ٢٣٧٧٨، والبزار في المسند، ٢/ ٤٩٢، ٤٩٣، الرقم: ٢٥٢٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٧٣، الرقم: ٣١٢٣، وفي المعجم الكبير، ٦/ ٢٦٧، الرقم: ٦١٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/ ١٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٤٠، الرقم: ٤٢٨٥.

٦٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ٦/ ١٣، الرقم: ٣١١٠، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ٤/ ١٧١، الرقم: ١٦٣٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: الخروج في النفير، ٢/ ٩٢٧، الرقم: ٢٧٧٤ بألفاظه ’’في جوف مسلم‘‘، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ١٢٧، الرقم: ٣٤٧٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٨/ ٤٣، ـــ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابۡنُ مَاجه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے وقت بلند ہونے والا) غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندے کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥/٦٤. عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنۡ رَسُوۡلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: اَلۡغَزۡوُ غَزۡوَانِ. فَأَمَّا مَنِ ابۡتَغَى وَجۡهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الۡإِمَامَ، وَأَنۡفَقَ الۡكَرِيۡمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيۡكَ، وَاجۡتَنَبَ الۡفَسَادَ فَإِنَّ نَوۡمَهُ وَنُبۡهَهُ أَجۡرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنۡ غَزَا فَخۡرًا وَرِيَاءً وَسُمۡعَةً، وَعَصَى الۡإِمَامَ، وَأَفۡسَدَ فِي الۡأَرۡضِ فَإِنَّهُ لَمۡ يَرۡجِعۡ بِالۡكَفَافِ. رَوَاهُ أَبُوۡ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

...... الرقم: ٣٢٥١، والحاكم في المستدرك، ٨٢/٢، الرقم: ٢٣٩٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦١/٩، الرقم: ١٨٢٨٩، وفي شعب الإيمان، ٢٧/٤، الرقم: ٤٢٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٧/٣، الرقم: ٣٩٣٨۔

٦٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في من يغزو ويلتمس الدنيا، ١٣/٣، الرقم: ٢٥١٥، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الصدقة في سبيل الله عزوجل، ٤٩/٦، الرقم: ٣١٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٤/٥، الرقم: ٢٢٠٩٥، والحاكم في المستدرك، ٩٤/٢، الرقم: ٢٤٣٥، وعبد بن حميد في المسند، ٦٧/١، الرقم: ١٠٩، وابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ٣٧٣/١، الرقم: ١٣٣، وابن عبد البر في كتاب الاستذكار، ١٣٤/٥۔

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: غزوات دو طرح کے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کیا، امام کی اطاعت کی، نفیس مال (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کیا، ساتھی سے نرمی برتی اور فساد سے بچا، بے شک اس (جہاد میں مجاہد) کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث ثواب ہے۔ اور (دوسرا وہ شخص) جو اظہارِ فخر اور ریا کاری کی نیت سے جہاد کے لیے نکلے، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ (جیسا گیا تھا) اسی حالت میں لوٹے گا (یعنی اسے ثواب میں کچھ حصہ نہ ملے گا)۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٦٥. عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ. وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي وَلَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا. لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا

٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٤١، الرقم: ١٢٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٢٩، والشافعي في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/٧١، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٥/٤٠٧، الرقم: ٢٦٢٦، وفي الأصابة، ٢/٥٤٣، والعيني في عمدة القاري، ١٤/٧٢، الرقم: ٨٧٧٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/١٣١، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٧٧، والحموي في معجم البلدان، ١/٢٩٩۔

وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ جب یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا)۔ تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٦/١٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ وَجْهُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا أَمَّنَهُ اللهُ دُخَانَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا أَمَّنَ اللهُ قَدَمَيْهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٦، الرقم: ٧٤٨٢، وابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ١/٣٢٥، ٣٣٨، الرقم: ١١٠، ١١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٧٥، الرقم: ١٩٩٦، والعيني فى عمدة القاري، ٦/٢٠٥، الرقم: ٩٠٧، والرازي في كتاب الفوائد، ٢/٢٥٧، الرقم: ١٦٧٧.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا بھی چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کے دھوئیں سے (بھی) محفوظ فرمائے گا۔ اور جس شخص کے بھی پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ فرمائے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ

﴿امن وسلامتی قائم کرنے کا بیان﴾

٦٧/١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، ٦/٢٥٩٣، الرقم: ٦٦٦٦، وفي كتاب: العلم، باب: الإنصات للعلماء، ١/٥٦، الرقم: ١٢١، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨٢، الرقم: ٥٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: معنى قول النبي ﷺ لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم بعض، ١/٨١، ٨٢، الرقم: ٦٥، ٦٦، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم بعض، ٤/٤٨٦، الرقم: ٢١٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤/٢٢١، الرقم: ٤٦٨٦، النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: تحريم القتل، ٧/١٢٦، الرقم: ٤١٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم بعض، ٢/١٣٠٠، الرقم: ٣٩٤٣۔

٢/٦٨. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: أَلَا تَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک

٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، ٢٥٩٣/٦، الرقم: ٦٦٦٧، وفي كتاب: الأضاحي، باب: من قال الأضحى يوم النحر، ٢١١٠/٥، الرقم: ٥٢٣٠، وفي كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم، ٢٢٤٧/٥، الرقم: ٥٦٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥٣/٧، الرقم: ٣٧١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧/٥، ٣٩، ٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١٦٣/٥، الرقم: ١٥٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٤/٤، الرقم: ٣٥٧٢۔

دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر حرمت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٩. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠٥]. وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو ﴿اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو۔ کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو﴾۔ اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتا) دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کردے۔‘‘

٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في نزول العذاب إذا لم يغير المنكر، ٤/٤٦٧، الرقم: ٢١٦٨، وأبو داود فى السنن، كتاب: الملاحم، باب: الأمر والنهي، ٤/١٢٢، الرقم: ٤٣٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم: ٤٠٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢، الرقم: ١، والبزار فى المسند، ١/١٣٩، الرقم: ٦٩، وأبو يعلى فى المسند، ١/١٢٠، الرقم: ١٣٢، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٤٠، الرقم: ٣٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٧٠، الرقم: ٢٥١١، والبيهقي فى السنن الكبرى، ١٠/٩١، الرقم: ١٩٩٧٦.

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٧٠. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے کوئی ایک اپنے بھائی پر تلوار اٹھائے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے ہوتے ہیں اور جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥/٧١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ

٧٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفهما، ٤/٢٢١٤، الرقم: ٢٨٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ٢/١٣١١، الرقم: ٣٩٥٦، وأبي ابن شيبة في المصنف، ٧/٤٨٠، الرقم: ٣٧٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣١٩، الرقم: ٤٢٥٢، وابن حجر عسقلاني في فتح الباري، ١٣/٣٣۔

٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الديات، باب: من طلب دم امرئ بغير حق، ٦/٢٥٢٣، الرقم: ٦٤٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٠٨، الرقم: ١٠٧٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٦١، الرقم: ١٣٦٠، والشيباني في الدياب، ١/٦٧، وابن حجر عسقلاني في تلخيص الحبير، ٤/٢٢، الرقم: ١٦٩٦، وفي فتح الباري، ١٢/٢١١۔

مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں، حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا۔

٦/٧٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''نافع حضرت ابن عمر رضي الله عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنا، ٦/٢٥٩١، الرقم: ٦٦٥٩، وفي كتاب: الديات، باب: قول الله تعال ومن أحياها، ٦/٢٥٢٠، الرقم: ٦٤٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا، ١/٩٨، الرقم: ٩٨، ١٠٠، والترمذي عن أبي موسى في السنن، كتاب: حدود، باب: ما جاء فيمن شهر السلاح، ٤/٥٩، الرقم: ١٤٥٩، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه عند وضعه في الناس، ٧/١١٧، الرقم: ٤١٠٠، وابن ماجه عن أبي هريرة في السنن، كتاب: الحدود، باب: من شهر السلاح، ٢/٨٦٠، الرقم: ٢٥٧٥، وعبد الرزاق عن عمرو بن شعيب في المصنف، ٩/٢٧٨۔

٧/٧٣. عَن أبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُم عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اسے چلوا دے اور اس طرح یہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٧٤. عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُم فِي

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، ٢٥٩٢/٦، الرقم: ٦٦٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم، ٢٠٢٠/٤، الرقم: ٢٦١٧، وعبد الرزاق في المصنف، ١٦٠/١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٧/٢، الرقم: ٨١٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٦/١٣، الرقم: ٥٩٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٨/٦، الرقم: ٥٦٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣١٩/٣، الرقم: ٤٢٤٩.

٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، ٢٥٩٢/٦، الرقم: ٦٦٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما من المواضع الجامعة للناس أن يمسك بنصالها، ٢٠١٩/٤، الرقم: ٢٦١٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في النبل يدخل به المسجد، ٣١/٣، الرقم: ٢٥٨٧، وابن ماجه في —

مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اُس کے پاس تیر ہو تو اُس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ فرمایا کہ اسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اُس سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٧٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہتھیار سے اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔‘‘

...... السنن، كتاب: الأدب، باب: من كان معه سهام فليأخذ بنصالها، ٢/١٢٤١، الرقم: ٣٧٧٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٧٦، الرقم: ٧٢٩١.

٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم، ٤/٢٠٢٠، الرقم: ٢٦١٦، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا، ٤/٤٦٣، الرقم: ٢١٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٧٨، الرقم: ٦٦٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٤٣، الرقم: ٥٣٣٥، وابن حجر عسقلاني في فتح الباري، ١٣/٢٥.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت فرمایا اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠/٧٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١١/٧٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ ......

٧٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتنِ، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، ٢٥٩٢/٦، الرقم: ٦٦٦٥، والبخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ما ينهى عن السباب واللعن، ٢٢٤٧/٥، الرقم: ٥٦٩٧، ومسلم في الصيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبي ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ٨١/١، الرقم: ٦٤، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ٥٢، ٣٥٣/٤، الرقم: ١٩٨٣، وفي كتاب: الإيمان، باب: ما جاء سباب المؤمن فسوق، ٢١/٥، الرقم: ٢٦٣٥، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الديم، باب: قتال المسلم، ١٢١/٧، الرقم: ٤١٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١٢٩٩/٢، الرقم: ٣٩٣٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١٠١٨/٢، الرقم: ١٠٨٨.

٧٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٣٨٢/٦، الرقم: ١١٢٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١٨/٩، والربيع عن أبى عبيدة في المسند، ١٧٠/١، —

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَان فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَلَجَأَتْ صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ إِلَى الْكَعْبَةِ يَعْنِي دَخَلُوْا فِيْهَا. قَالَ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى طَافَ بِالْبَيْتِ فَجَعَلَ يَمُرُّ بِتِلْكَ الْأَصْنَامِ فَيَطْعَنُهَا بِسِيَةِ الْقَوْسِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا o﴾ [الإسراء، ١٧: ٨١] حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَصَلَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَي الْبَابِ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، مَا تَقُوْلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَقُوْلُ ابْنَ أَخٍ وَابْنَ عَمٍّ رَحِيْمٍ كَرِيْمٍ ثُمَّ عَادَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ. قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَقُوْلُ كَمَا قَالَ أَخِي يُوْسُفُ: ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ o﴾ [يوسف، ١٢: ٩٢] فَخَرَجُوْا فَبَايَعُوْا عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا...... تو آپ ﷺ نے (اعلان) فرمایا: جس نے اپنے (گھر کا) دروازہ بند کر لیا وہ محفوظ ہے، جس نے ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے لی وہ بھی محفوظ ہے اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے وہ بھی محفوظ ہے۔ سردارانِ قریش نے کعبہ کی پناہ لی یعنی اس میں داخل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر ان بتوں کے پاس سے گزرتے اور ان کو کمان کی نوک سے کچوکیں لگاتے اور فرماتے: ’’حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بیشک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہے‘‘۔ جب اس

.... الرقم: ٤١٩، والترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/٣٢٥، والسيوطي عن أنس في الجامع الصغير، ١/٢٢٠، الرقم: ٣٦٨۔

کام سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور دروازے کے دونوں پاٹوں کو پکڑ کر فرمانے لگے: اے گروہِ قریش تم کیا کہتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کو ایک رحیم و کریم بھائی اور چچا کا بیٹا کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان پر اپنا قول دہرایا، انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا: ''آج کے دن تم پر کوئی ملامت (اور گرفت) نہیں ہے، اللہ تمہیں معاف فرما دے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے''۔ وہ باہر نکلے اور اسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي قَوۡلِهِ ﷺ: ''لَا يَزَالُ مِنۡ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمۡرِ اللهِ''

﴿فرمانِ رسول ﷺ: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی﴾

٧٨/١. عَنۡ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعۡتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوۡلُ: لَا يَزَالُ مِنۡ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمۡرِ اللهِ. لَا يَضُرُّهُمۡ مَنۡ خَذَلَهُمۡ وَلَا مَنۡ خَالَفَهُمۡ حَتَّى يَأۡتِيَهُمۡ أَمۡرُ اللهِ وَهُمۡ عَلَى ذٰلِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَهٰذَا لَفۡظُ الۡبُخَارِيِّ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا

٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ١٣٣١/٣، الرقم: ٣٤٤٢، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى إنما قولنا لشيء، ٢٧١٤/٦، الرقم: ٧٠٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ١٥٢٤/٣، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠١/٤، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٥/١٣، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨٠/١٩، الرقم: ٨٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١١٠/١، الرقم: ١٤٤۔

سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی روزِ قیامت) آ ئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢/٧٩. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يُرِدُ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّيْنِ. وَاللهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ. وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور عطا فرمانے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانٹنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، أَبْوَابُ الْخُمُسِ، باب: قَوْلِ اللّٰه تَعَالَى ﴿فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، ٣/١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول اللّٰه تعالى إنما قولنا لشيء، ٦/٢٧١٤، الرقم: ٧٠٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١۔

٣/٨٠. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت کا روز) آجائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٨١. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ

٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التَّوْحِيدِ، باب: قول الله تعالى إنما قولنا لشيء، ٦/٢٧١٤، الرقم: ٧٠٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣۔

٨١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الْعِلْمِ، باب: بَاب مَنْ يُرِدْ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، ١/٣٩، الرقم: ٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣۔

خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت حُمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ اور مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٥/٨٢. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا وہ اسی حال پر رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٩٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/١١٠، الرقم: ١٤٤۔

٦/٨٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر قیامت تک جنگ کرتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٨٤. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَهَذَا لَفْظُهُ.

٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ١٥٢٤/٣، الرقم: ١٩٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠١/٤، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٥/١٣، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨٠/١٩، الرقم: ٨٩٣۔

٨٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ١٥٢٤/٣، الرقم: ١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠١/٤، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٥/١٣، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨٠/١٩، الرقم: ٨٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨٠/١٩، الرقم: ٨٩٣۔

''حضرت عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ وہ (ہمیشہ) لوگوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

٨/٨٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُهُ.

''حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ حق کی خاطر اپنے مخالفین سے ہمیشہ لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٨٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٠٣٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في دوام الجهاد، ٣/٤، الرقم: ٢٤٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣۔

بَابٌ فِي أَنَّ تَزْكِيَةَ النَّفْسِ وَإِصْلَاحَهَا هِيَ الْجِهَادُ الأَكْبَرُ

﴿تزکیہ نفس اور اُس کی اصلاح کا جہادِ اَکبر ہونے کا بیان﴾

٨٦/١. عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ فَضَالَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وقال الغزالي في الإحياء: قَالَ نَبِيُّنَا ﷺ لِقَوْمٍ قَدِمُوْا مِنَ الْجِهَادِ، مَرْحَبًا بِكُمْ قَدِمْتُمْ مِنَ الْجِهَادِ الأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الأَكْبَرِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْجِهَادُ الأَكْبَرُ، قَالَ: جِهَادُ النَّفْسِ.

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی

٨٦: أخرجه الترمذی في السنن، كِتَابُ فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل من مات مرابطا، ٤/١٦٥، الرقم: ١٦٢١، و الغزالي في إحياء علوم الدين، ٣: ٦٦، و البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢: ١٥٢، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١: ١٩٦۔

فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا (بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔‘‘

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ فضالہ بن عبید کی روایت حسن صحیح ہے۔

’’امام غزالی اِحیاء علوم الدین میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو جو جہاد سے واپس آ رہے تھے، فرمایا: تمہیں مبارک ہو کہ تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہو۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! وہ بڑا جہاد کون سا ہے؟ فرمایا: نفس سے جہاد۔‘‘

٨٧/ ٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨٨/ ٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ

٨٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الحذر من الغضب، ٥/ ٢٢٦٧، الرقم: ٥٧٦٣۔

٨٨: أخرجه الترمذی في السنن، كِتَابُ الزُّهدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، باب: قول النبي لَوْ تَعلَمُونَ مَا أَعلَمُ لَضَحِكتُمْ قَلِيلًا، ٤/ ٥٥٦، الرقم: ٢٣١٣۔

کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو ضرور بالضرور تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے راویت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴/۸۹. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ يَقُوْلُ: أَشَدُّ الْجِهَادِ جِهَادُ الْهَوَى مَنْ مَنعَ نَفْسَهَ هَوَاهَا فَقَدِ اسْتَرَاحَ مِنَ الدُّنْيَا وَبَلَاهَا وَكَانَ مَحْفُوْظًا مُعَافًى مِنْ أَذَاهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا: سب سے سخت جہاد اپنی ہوائے نفس کے ساتھ جہاد ہے۔ جو شخص اپنی ہوائے نفس کو اپنے قابو میں رکھتا ہے، تو وہ دنیا اور اس کی آزمائش سے چھٹکارا پا جاتا ہے، اور اس کی ایذاء سے محفوظ ہو جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۹۰. عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ قَالَ: إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَجَاهِدْهَا وَابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَاغْزُهَا فَإِنَّكَ إِنْ قُتِلْتَ فَارًّا بَعَثَكَ اللهُ فَارًّا وَإِنْ قُتِلْتَ مُرَائِيًا بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا وَإِنْ قُتِلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حنان بن خارجہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ جہاد اور قتال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے نفس سے آغاز کر اور اس کے ساتھ جہاد کر، اور اپنے نفس کے ساتھ آغاز کر اور

۸۹: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير ۲/ ۱۵۲، الرقم: ۳۲۰۔

۹۰: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير ۲/ ۱۶۳، الرقم: ۳۶۸۔

اس کے ساتھ قتال کر۔ پس بے شک تو اگر بھاگتا ہوا قتل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ تجھے بھاگتا ہوا (مرنے کے بعد) زندہ کرے گا، اور اگر تو دکھاوا کرتا ہوا قتل ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ تجھے دکھاوا کرتے ہوئے زندہ کرے گا اور اگر تو صبر اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ تجھے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے زندہ کرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦/٩١. عَنْ حَاتِمٍ الْأَصَمِّ يَقُوْلُ: اَلْجِهَادُ ثَلَاثَةٌ: جِهَادٌ فِي سِرِّکَ مَعَ الشَّيْطَانِ حَتَّى تَكْسِرَهُ وَجِهَادٌ فِي الْعَلَانِيَّةِ فِي أَدَاءِ الْفَرَائِضِ حَتَّى تُؤَدِّيَهَا كَمَا أَمَرَ اللهُ وَجِهَادٌ مَعَ أَعْدَاءِ اللهِ فِي عِزِّ الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ.

’’حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک جہاد باطن میں جو تو شیطان کے ساتھ کرتا ہے، یہاں تک کہ تو اسے شکست دے دیتا ہے۔ دوسرا جہاد ظاہر میں، یہ فرائض کی ادائیگی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ تو انہیں اس طرح ادا کرتا ہے جس طرح انہیں ادا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور تیسرا جہاد اسلام کی عزت کی خاطر اللہ کے دشمنوں کے ساتھ ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٩٢. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَوْمٌ غُزَاةٍ فَقَالَ ﷺ: قَدِمْتُمْ خَيْرَ مَقْدَمٍ مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ قِيْلَ: وَمَا الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ؟ قَالَ: مُجَاهَدَةُ الْعَبْدِ هَوَاهُ. رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ.

٩١: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير ٢/٢٨٦، الرقم: ٧٤١۔

٩٢: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير ٢/١٦٥، الرقم: ٣٧٣، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٩٦۔

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي جَامِعِ الْعُلُوْمِ وَالْحِكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الثِّقَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا تُنْكِرُوْنَ مِنْ جِهَادِكُمْ أَنْفُسَكُمْ وَيُرْوَى مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ عَدُوُّكَ الَّذِي إِذَا قَتَلَكَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ وَإِذَا قَتَلْتَهُ كَانَ نُوْرًا لَكَ وَإِنَّمَا أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غازیوں کی ایک جماعت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید، تم لوگ جہاد اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف آ رہے ہو۔ عرض کیا گیا: اور جہادِ اکبر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے کا اپنی ہوائے نفس کے ساتھ جہاد کرنا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام ابن عبد البر اپنی کتاب ’’جامع العلوم والحکم‘‘ میں حضرت ابراہیم بن ادہم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ثقہ راویوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلی وہ چیز جس کے ساتھ جہاد کرنے سے تم انکار کرتے ہو وہ تمہارے نفوس کے ساتھ تمہارا جہاد ہے اور سعد بن انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تیرا دشمن وہ نہیں جو اگر تجھے قتل کر دے تو تجھے جنت میں داخل کر دے اور جسے اگر تو قتل کر دے تو تیرا یہ فعل تیرے لئے نور بن جائے۔ بلکہ بے شک تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٨/٩٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی ہجرت سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠/٩٥. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ

٩٣: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب البیعة، باب هجرة البادي، ٧: ١٤٤، الرقم: ٤١٦٥.

٩٤: أخرجه الترمذی في السنن، كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، باب: ما جاء في ذكر الموت، ٤/٥٥٣، الرقم: ٢٣٠٧.

٩٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩.

www.MinhajBooks.com

رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِکَ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُودِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے'' میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ''اور کچھ'' میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے اس معاملے میں میری مدد کرو۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١١/٩٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب عشرہ (آخری) شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ کمر بستہ ہو جاتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٢/٩٧. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: کَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى قَامَ

٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: صلاة التراويح، باب: بَاب الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ٢/٧١١، الرقم: ١٩٢٠.

٩٧: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْکَامِهِمْ، باب: إِکْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ، ٤/٢١٧٢، الرقم: ٢٨٢٠.

حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. رَوَاهُ مُسْلِم.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں اس قدر قیام کرتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کرتے ہیں حالانکہ آپ کے واسطے (آپ کی اُمت کے) اگلے پچھلوں کے گناہ کی مغفرت کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي فَضلِ آخِرِ الأُمَّةِ المُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿ آخری زمانے میں اُمت محمدی ﷺ کی فضیلت کا بیان ﴾

١/٩٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔“

اس حدیث پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢/٩٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي

٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٥، الرقم: ٣٣٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ٤/١٨٣٦، الرقم: ٢٣٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٣، الرقم: ٨١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٦٧، الرقم: ٦٧٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٧، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٥/١١٨، والسيوطي في الديباج، ٦/٣٤٨، الرقم: ٢٣٦٤۔

٩٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبى ﷺ بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد —

حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي؛ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں میری زیارت کر لیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/١٠٠. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

...... بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٤، الرقم: ٧٢٣١، والديلمي عن أبي ذر في مسند الفردوس، ١/٢٠٢، الرقم: ٨٠٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٥٢٦، والمناوي في فيض القدير، ٦/٨۔

١٠٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمّة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤٢٢، الرقم: ١٠٢٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٤، الرقم: ٣٨٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٦، الرقم: ٤١١، والروياني في المسند، ٢/١١٥، الرقم: ٩٢٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٥٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٢٢٥، الرقم: ٤٢٨١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٥٣، والطبري في جامع البيان، ٤/٤٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٢۔

النَّبِيَّ ﷺ: يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ۳:۱۱۰]. قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً. أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿تم ان سب اُمتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں﴾ کے بارے میں فرمایا: تم ستّر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ عزوجل کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۰۱/۴. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ. لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَأَحْمَدُ

۱۰۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأمثال، باب: مثل الصلوات الخمس، ۵/۱۵۲، الرقم: ۲۸۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۳۰، ۱۴۳، الرقم: ۱۲۳۴۹، ۱۲۴۸۳، والبزار في المسند، ۹/۲۳، الرقم: ۳۵۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۷۱۷، والطيالسي في المسند، ۱/۹۰، الرقم: ۶۴۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۷۷، الرقم: ۱۳۵۲، وأبو نعيم عن ابن عمر في حلية الأولياء، ۲/۲۳۱، ابن عبد البر في التمهيد، ۲۰/۲۵۴، الرقم: ۲۰۰، والهيثمي عن عمار في موارد الظمآن، ۲/۲۷۷، الرقم: ۲۳۰۷۔

وَالْبَزَّارُ.

”حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش (کے قطروں کی) مانند ہے۔ معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

١٠٢/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي. قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُکَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَکِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ چاہا کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ

١٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٥، الرقم: ١٢٦٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٨، الرقم: ٢٤٩، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: حلية الوضوء، ١/٩٤، الرقم: ١٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الحوض، ٢/١٤٣٩، الرقم: ٤٣٠٦، والمالك في الموطأ، كتاب: الطهارة، باب: جامع الوضوء، ١/٢٩، الرقم: ٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١٢، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٧، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٣٢، الرقم: ٦٠، ٢/٩٤، الرقم: ١١٦١۔

ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٣/٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوْبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/٧. عَنْ أَبِي جُمُعَةَ رضی الله عنه قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم

١٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢٦٨، وفي الباب: عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة رضي الله عنهما، وأبو يعلى عن أنس بن مالك رضی الله عنه في المسند، ٦/١١٩، الرقم: ٣٣٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٦، الرقم: ٧٢٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٩، الرقم: ٨٠٠٩، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٠٤، الرقم: ٨٥٨، والحاكم عن عبد الله بن بُسر رضی الله عنه في المستدرك، ٤/٩٦، الرقم: ٦٩٩٤، والروياني في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٢٦٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٩٩، الرقم: ٨٧۔

١٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٦، الرقم: ١٧٠١٧، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٨، الرقم: ٢٧٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٣/١٢٨، الرقم: ١٥٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٢، ٢٣، الرقم: ٣٥٣٧، ٣٥٤١، وابن منده في الإيمان، ١/٣٧٢، الرقم: ٢١٠، وابن عبد البر في—

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَکَ وَجَاهَدْنَا مَعَکَ. قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ. يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی ہی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

١٠٥/ ٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أُنَاسًا

...... التمهيد، ٢٠/ ٢٤٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/ ١٥١، الرقم: ٢١٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٦، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٧/ ٦۔

١٠٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٩٥، الرقم: ٦٩٩١، أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبى صلی الله عليه وآله وسلم بأهله وماله، ٤/ ٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢١٤، الرقم: ٧٢٣١، والديلمي عن أبي ذر في مسند الفردوس، ١/ ٢٠٢، الرقم: —

مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي. يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے میری زیارت خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۹/۱۰۶. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا

.... ۸۰۹، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۰/۲۴۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۲/۵۲۶، والمناوي في فيض القدير، ۶/۸۔

۱۰۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۴/۹۶، الرقم: ۶۹۹۳، والبزار في المسند، ۱/۴۱۳، الرقم: ۲۸۹، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في المسند، ۱/۱۴۷، الرقم: ۱۶۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۸۷، الرقم: ۱۲۵۶۰، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۳/۴۰۳، الرقم: ۶۲۸۸، والهيثمي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في مجمع الزوائد، ۶/۶۵، ۸/۳۳۰، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۳۰، الرقم: ۳۴۶۔

لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي. يَجِدُوْنَ صُحُفاً فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے محبوب ترین ہے؟ انہوں نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جب کہ خود میری ذات تم میں جلوہ افروز ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ ترین ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ اور حاکم نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

١٠٧/١٠. عَنِ ابْنِ أَبِي عُمْرَةَ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ لَا أَعْلَمُ ذَلِكَ إِلَّا

١٠٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٧٦، الرقم: ٨٦٢٤، وفي المعجم الكبير، ١/٢١٢، الرقم: ٥٧٦، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٧، الرقم: ١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٧، المناوي في فيض القدير، ٤/٢٨٠، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٩٤، الرقم: ١١٦١.

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ وَلَمْ يَرَکَ وَصَدَّقَکَ وَلَمْ يَرَکَ، مَاذَا لَهُمْ؟ قَالَ: طُوْبَى لَهُمْ مَرَّتَيْنِ، أُوْلَئِکَ مِنَّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے علم کے مطابق وہ رسول اللہ ﷺ سے ہی روایت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک بھی نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک بھی نہیں؟ فرمایا: ان کے لئے دو مرتبہ مبارکباد اور خوشخبری ہے۔ وہ ہم میں سے ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٨/ ١١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضَرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَکُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ. يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: مجھے اس نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لئے اجر اس امت کے اولین کے برابر ہوگا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٠٨: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦/ ٥١٣، والسّيوطي في مفتاح الجنة، ١/ ٦٨۔

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. ابن أبی شیبہ، أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳. ابن أبی عاصم، أبوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الزھد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٤. ابن جعد، أبو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۵. ابن جوزی، أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

٦. ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۷. ابن حجر عسقلانی، أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸. ابن حجر عسقلانی، أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات

۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٩. **ابن خزیمہ،** أبو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

١٠. **ابن راشد،** معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

١١. **ابن راھویہ،** أبو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

١٢. **ابن رجب حنبلی،** أبو الفرج عبد الرحمٰن بن أحمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

١٣. **ابن عبد البر،** أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمھید۔** مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

١٤. **ابن عبدالبر،** أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **جامع بیان العلم و فضلہ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

١٥. **ابن عدی،** عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد أبو أحمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

١٦. **ابن عساکر،** أبو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔

۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۷. **ابن قیسرانی**، أبو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن أحمد مقدسی (۴۴۸-۵۰۷ھ/۱۰۵۶-۱۱۱۳ء)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۱۸. **ابن کثیر**، أبو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۹. **ابن ماجہ**، أبو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۰. **ابن مبارک**، أبو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶-۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۱. **ابن مندہ**، أبو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحيٰی (۳۱۰-۳۹۵ھ/۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲۲. **أبوداود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۳. **أبو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفۃ الأحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۴. **أبوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۲۵. **أبو محاسن**، أبو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٢٦. **أبونعیم**، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ تاريخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٧. **أبونعیم**، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء و طبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٢٨. **أبونعیم**، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج على صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٢٩. **أبو یعلی**، أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔ ٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔ ٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٣٠. **أبو یعلی**، أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔ ٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔ ٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریۃ، ١٤٠٧ھ۔

٣١. **أحمد بن حنبل**، أبو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔ ٢٤١ھ/ ٧٨٠۔ ٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣٢. **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبیب۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٣٣. **إسماعیلی**، أبو بکر أحمد بن إبراہیم بن إسماعیل إسماعیلی (٢٧٧۔ ٣٧١ھ)۔ معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٣٤. **بخاری**، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔ ٢٥٦ھ/ ٨١٠۔

۸۷۰ء) ۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۵. **بخاری**، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء) ۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۳۶. **بخاری**، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء) ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دارالقلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۷. **بزار**، أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۳۸. **بغوی**، أبو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۳۹. **بیہقی**، أبوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۴۰. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ الزھد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

۴۱. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء + مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۲. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۳. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ المدخل الی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب

الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

٤٤. **ترمذی،** أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٥. **جرجانی،** أبو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان۔** بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٦. **حاکم،** أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٤٧. **حاکم،** أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٤٨. **حسینی،** إبراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٤٩. **حکیم ترمذی،** أبو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی أحادیث الرسول۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٥٠. **خطیب بغدادی،** أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥١. **خطیب بغدادی،** أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع۔** الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

٥٢. **خطیب تبریزی،** ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ **مشکوۃ**

المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٥٣. **دارمی**، أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٥٤. **دارقطنی**، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

٥٥. **دیلمی**، أبو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٥٦. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن أحمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الإعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٥٧. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن أحمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٥٨. **رویانی**، أبو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٥٩. **زیلعی**، أبو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٦٠. **سعید بن منصور**، أبو عثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

٦١. **سمعانی**، منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی أبو المظفر (۴۲۶۔۴۸۹ھ)۔ أدب الاملاء و الاستعلاء۔ لبنان، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

.٦٢ **سیوطی،** جلال الدین أبوالفضل عبد الرحمٰن بن أبي بکر بن محمد بن أبي بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

.٦٣ **شافعی،** أبوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ٧٦٧۔٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

.٦٤ **شیبانی،** أبوبکر أحمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

.٦٥ **صیداوی،** محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

.٦٦ **طبرانی،** سلیمان بن أحمد (۲٦٠۔۳٦٠ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

.٦٧ **طبرانی،** سلیمان بن أحمد (۲٦٠۔۳٦٠ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

.٦٨ **طبرانی،** سلیمان بن أحمد (۲٦٠۔۳٦٠ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

.٦٩ **طبرانی،** سلیمان بن أحمد (۲٦٠۔۳٦٠ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

.٧٠ **طبرانی،** سلیمان بن أحمد (۲٦٠۔۳٦٠ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

.٧١ **طبری،** أبوعباس أحمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ تہذیب الآثار۔ دار الکتب العصریہ۔

۷۲. **طبری**، أبوعباس أحمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ الرياض النضرة۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۷۳. **طیالسی**، أبوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷٤. **عبد بن حمید**، أبو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۷۵. **عبد الرزاق**، أبو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷٦. **عجلونی**، أبو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا و مزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۸. **قرطبی**، أبوعبد اللہ محمد بن أحمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج أموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۷۹. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۰. **قضاعی**، أبوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشھاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۱. **قنوجی**، صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ)۔ أبجد العلوم الوشي المرقوم في بیان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۸۲. **کنانی**، أحمد بن أبي بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٨٣. **لالکائی**، أبو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ شرح أصول إعتقاد أھل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٨٤. **مالک**، ابن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ بن أبی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٨٥. **محاملی**، حسین بن إسماعیل الضبی أبو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ أمالی المحاملی۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

٨٦. **مزی**، أبو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تھذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٨٧. **مسلم**، ابن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٨. **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٨٩. **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٩٠. **مقرئی**، أبو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة فی الفتن۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

٩١. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ،

۱۳۵۶ھ۔

.۹۲ **منذری**، أبومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب و الترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

.۹۳ **نسائی**، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

.۹٤ **نسائی**، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

.۹٥ **نووی**، أبوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

.۹٦ **ہیثمی**، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

.۹۷ **ہیثمی**، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

www.MinhajBooks.com